TUE.3.March.2026
VOLUME: 22 NO: 54
PRICE: 3=00
Mob:8055362952
Pages:4

waraquetaza.com
waraquetaza.com/E-paper

ناندیڑ

Established: May 1994 قائم شدہ: مئی

روزنامہ

ورقِ تازہ

RNI No. MAHURD/2006/16935

پربھنی اور ناندیڑ سے علاحدہ ایڈیشن کی اشاعت

بروز منگل 3/مارچ 2026
جلد: 21 شمارہ نمبر 54
13/رمضان المبارک 1447ھ
قیمت 3=00 روپے
صفحات = 4

THE WARAQU-E-TAZA URDU DAILY NANDED

Email:waraquetazadaily@yahoo.co.in- waraquetazadaily@rediffmail.com

HON'RY EDITOR :Mohd.Taqui (M.A,B.Ed)

اعزازی مدیر: محمد تقی (ایم۔اے،بی۔ایڈ)

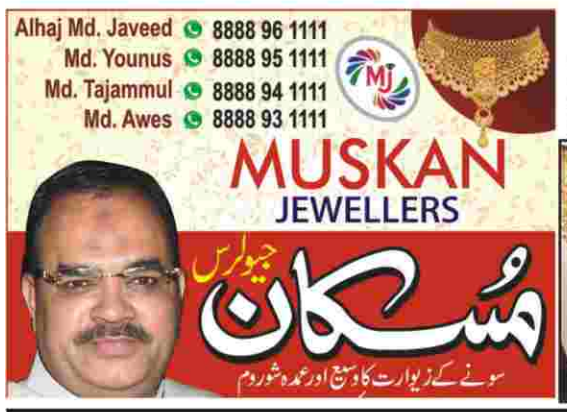

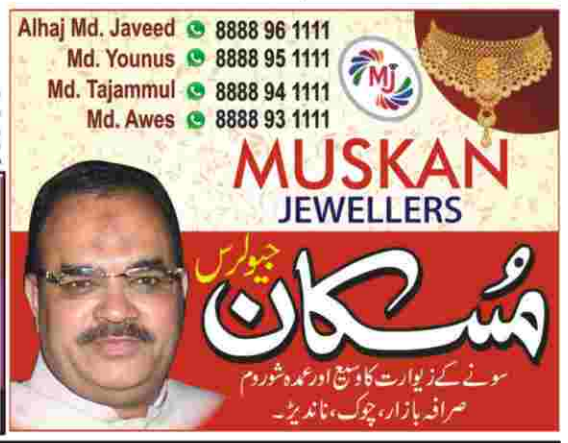

ایران کے حملوں میں وزیر اعظم نتین یاہو کا دفتر، امریکی F-15 فائٹر طیارے تباہ

امریکہ۔ایران کے فضائی حملے جاری، کئی شہروں میں تباہی، رہائشی علاقوں پر بمباری، کئی ہلاک

تہران/یروشلم: ایران اور اسرائیل کے درمیان جاری جنگ آج تیسرے دن میں داخل ہوگئی ہے۔ایرانی ذرائع ابلاغ کے مطابق ایرانی ڈرونز اور میزائلوں نے اسرائیل کے ساتھ ساتھ مشرقِ وسطیٰ کے مختلف ممالک میں قائم امریکی فوجی اڈوں کو نشانہ بنایا ہے۔اطلاعات کے مطابق سعودی عرب، کویت، دبئی، ابوظہبی، اردن، قطر اور بحرین سمیت خطے کے مختلف مقامات پر واقع امریکی فضائی اڈوں پر حملے کیے گئے۔ایرانی پاسدارانِ انقلاب (IRGC) نے دعویٰ کیا ہے کہ اس کے جدید "خیبر شکن خرم شہر 4" میزائل سے آج شام تقریباً 6 بجے اسرائیلی دارالحکومت یروشلم میں وزیر اعظم کے دفتر کو نشانہ بنایا گیا۔ایرانی حکام کے مطابق اس حملے میں عمارت کو نقصان پہنچا ہے۔ذرائع کے مطابق اسی حملے میں اسرائیلی فضائیہ کے سربراہ کے رہائشی مکان کو بھی نشانہ بنایا گیا۔تاہم اسرائیلی حکومت اور فوج نے وزیر اعظم کے دفتر پر حملے کی خبر کو مسترد کرتے ہوئے اسے جھوٹی خبر قرار دیا اور کہا کہ وزیر اعظم بنیامین نیتن یاہو محفوظ ہیں۔ایرانی میڈیا کے مطابق آج دوپہر کو کویت میں امریکی فضائیہ کے تین ایف۔15 لڑاکا طیاروں کو نشانہ بنایا گیا، تاہم تینوں پائلٹ پیراشوٹ کے ذریعے بحفاظت اترنے میں کامیاب ہوگئے۔اسی دوران ایران کی جانب سے سعودی عرب کے دارالحکومت ریاض میں واقع ایک تیل ریفائنری پر بھی حملہ کیے جانے کا دعویٰ کیا گیا ہے جس سے تنصیب کو نقصان پہنچنے اور عارضی طور پر بند ہونے کی اطلاعات ہیں۔دوسری جانب امریکہ اور اسرائیل نے ایران کے مختلف شہروں پر فضائی حملے کیے ہیں۔ذرائع کے مطابق تہران اور دیگر علاقوں میں فوجی تنصیبات کو نشانہ بنایا گیا جبکہ بعض رہائشی علاقوں میں بھی دھماکوں کی اطلاعات ہیں، جن کے نتیجے میں متعدد شہری ہلاک اور زخمی ہوئے۔امریکہ نے تسلیم کیا ہے کہ ایرانی حملوں میں اس کے چار فوجی ہلاک ہوئے ہیں۔آخری اطلاعات تک دونوں جانب سے فضائی حملے اور جوابی کارروائیاں جاری تھیں۔

ایران سے دوسرے روز بھی پاکستانیوں کی وطن واپسی کا عمل جاری

امریکہ اور اسرائیل کے حملوں کے بعد ایران میں پیدا ہونے والی کشیدہ صورتحال کے باعث پیر کو دوسرے روز بھی وہاں سے سڑک کے راستے پاکستانی شہریوں کی واپسی کا سلسلہ جاری رہا۔سرکاری حکام کا کہنا ہے کہ دوروز کے دوران طلبا سمیت واپس آنے والے شہریوں کی تعداد 596 تک پہنچ گئی۔ڈپٹی کمشنر گوادر نے بتایا کہ پیر کو مختلف ایرانی جامعات کے 58 طلبہ سمیت 104 پاکستانی شہری گوادر پہنچ گئے۔ان کا کہنا تھا کہ ان میں زنجان یونیورسٹی آف میڈیکل سائنسز، المصطفیٰ یونیورسٹی آف میڈیکل سائنسز، ارزمگان اور کرمان یونیورسٹی آف میڈیکل سائنسز کے طلباء اور طالبات شامل ہیں۔انھوں نے بتایا کہ دوروز کے دوران 63 طلبا سمیت 155 افراد گوادر پہنچے جبکہ گبد ریمدان بارڈر عبور کرنے والے دیگر افراد میں تاجر، زائرین اور سیاح شامل ہیں۔سری جانب ایران کے شہر زاہدان کے راستے دوروز کے دوران 441 پاکستانی شہری ضلع چاغی کے سرحدی شہر تفتان پہنچ گئے۔تفتان پہنچنے والوں میں بھی ایک بڑی تعداد طلباء اور طالبات کی ہے۔تفتان میں وفاقی حکومت کے اہلکار نے بتایا کہ تفتان میں دوروز کے دوران پہنچنے والوں میں 395 طلبہ، 28 تاجر اور 18 سیاح شامل ہیں۔دریں اثناء وزیر اعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی کا کہنا ہے کہ ایران میں جاری صورتحال کے پیش نظر وہاں مقیم پاکستانی شہریوں کی بحفاظت وطن واپسی کا باقاعدہ آغاز کردیا گیا ہے۔انھوں نے کہا کہ حکومت بلوچستان وفاقی اداروں کے ساتھ مکمل رابطے میں ہے تاکہ شہریوں کی واپسی کا عمل منظم اور محفوظ انداز میں جاری رکھا جا سکے۔سماجی رابطے کی سائٹ ایکس پر اپنے ایک پیغام میں وزیر اعلیٰ نے بتایا کہ سرحدی مقامات پر امیگریشن حکام چوبیس گھنٹے ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں تاکہ آمدورفت کے عمل کو موثر اور منظم بنایا جا سکے اور کسی قسم کی دشواری کا سامنا نہ ہو۔

لبنان میں ہلاکتوں کی تعداد 52 تک پہنچ گئی: لبنانی حکام

لبنان کی ڈیزاسٹر مینجمنٹ یونٹ نے ابھی اعلان کیا ہے کہ اسرائیلی حملے کے بعد 52 افراد ہلاک اور 154 زخمی ہوئے ہیں۔اس سے پہلے، لبنانی وزارتِ صحت نے کہا تھا کہ 31 افراد ہلاک اور 149 زخمی ہوئے تھے۔واضح رہے کہ بیروت میں ہمارے صحافیوں نے اطلاع دی کہ ضاحیہ میں ایک بڑا دھماکہ ہوا ہے، جو ایران سے منسلک حزب اللہ کا گڑھ سمجھا جاتا ہے۔اس سے پہلے امریکہ نے لبنان میں موجود اپنے شہریوں پر زور دیا ہے کہ وہ فوراً ملک چھوڑ دیں۔بیروت میں امریکی سفارتخانے نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر لکھا کہ 'ہم امریکی شہریوں کو لبنان سفر نہ کرنے کی ہدایت دیتے ہیں۔اگر آپ ملک میں موجود ہیں تو ابھی لبنان چھوڑ دیں، جب تک کمرشل پروازوں کے آپشن دستیاب ہیں۔'

ٹرمپ سکرپٹ پر قائم رہے

امریکی صدر ٹرمپ کو ٹیلی پرامپٹر استعمال کرتے دیکھنا غیر معمولی ہے۔یہ حقیقت کہ انھوں نے ایران پر حملے کے آغاز کے بعد اپنی پہلی براہِ راست تقریر کے دوران اس کو دیکھ کر پڑھا، یہ بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ انھیں معلوم تھا کہ سکرپٹ پر قائم رہنا ضروری ہے۔جب انھوں نے اس جنگ کے مقاصد بیان کیے۔۔۔ایران کے بیلسٹک میزائلوں کو ختم کرنا، ایران کی بحریہ کو نیست و نابود کرنا، حکومت کو کبھی ایٹمی ہتھیار حاصل کرنے سے روکنا اور دہشت گردوں کی سرپرستی ختم کرنا۔۔۔تو انھوں نے ایرانی عوام سے حکومت گرانے کی اپیل کو دوبارہ نہیں دہرایا۔صدر نے کہا کہ 'جنگ کے چار سے پانچ ہفتے تک جاری رہنے کا تخمینہ لگایا گیا تھا۔لیکن یہ اتنا وقت لے گی جتنا ضروری ہوگا۔' میڈیا میں آئی اس تجویز کا حوالہ دیتے ہوئے کہ شاید وہ بور ہو جائیں، انھوں نے کہا کہ اس میں 'کچھ بھی بورنگ نہیں ہے۔' اس کے بعد کمرے میں کچھ گھبراہٹ بھری ہنسی سنائی دی جب وہ سکرپٹ سے ہٹ کر کمرے کے پردوں کی تعریف کرنے لگے، جو انھوں نے اپنی پہلی مدت میں منتخب کیے تھے اور وائٹ ہاؤس میں تعمیر کیے جا رہے بال روم کی وضاحت کرنے لگے۔ایران سے آنے والے دو نحوئی 24 لڑاکا طیارے مار گرائے ہیں: قطر کی وزارت دفاع کا دعویٰ قطر کی وزارتِ دفاع کا کہنا ہے کہ اس نے ایران سے آنے والے دو ایس یو 24 طیارے مار گرائے ہیں۔وزارت نے مزید کہا کہ اس نے سات بیلسٹک میزائل اور پانچ ڈرون بھی تباہ کر دیے ہیں 'جو آج ریاست کے مختلف علاقوں کو نشانہ بنانے کے لیے فائر کیے گئے تھے۔' وزارت دفاع کے مطابق 'تمام میزائل اپنے ہدف تک پہنچنے سے پہلے ہی تباہ کر دیے گئے۔

ایران پر بڑے حملوں کی لہر ابھی باقی ہے: ٹرمپ کا سی این این کو انٹرویو

صدر ٹرمپ نے امریکی نشریاتی ادارے سی این این کے اینکر جیک ٹیپر سے فون پر نو منٹ بات کی اور کہا کہ ایران کے خلاف آپریشن کی سب سے بڑی لہر ابھی آنا باقی ہے۔ٹرمپ نے انھیں بتایا کہ 'ہم ان کی حالت خراب کر رہے ہیں۔میرا خیال ہے کہ یہ بہت اچھا جا رہا ہے۔یہ بہت طاقتور ہے۔ہمارے پاس دنیا کی سب سے عظیم فوج ہے اور ہم اسے استعمال کر رہے ہیں۔' انھوں نے مزید کہا کہ 'ہم نے ابھی تک ان پر سخت حملے شروع بھی نہیں کیے۔بڑی لہر ابھی نہیں آئی۔اصل بڑا حملہ جلد آنے والا ہے۔' جب ان سے پوچھا گیا کہ جنگ کتنی طویل ہو سکتی ہے تو امریکی صدر نے کہا تقریباً ایک ماہ۔امریکی صدر نے کہا کہ 'میں نہیں چاہتا کہ یہ زیادہ دیر تک چلے۔میں ہمیشہ سمجھتا تھا کہ یہ چار ہفتے ہوں گے۔اور ہم شیڈول سے کچھ آگے ہیں۔' ٹرمپ نے مزید کہا کہ ایران کے جوابی حملے پڑوسی عرب ممالک جیسے قطر اور متحدہ عرب امارات پر سب سے بڑا 'سرپرائز' ثابت ہوئے ہیں۔انھوں نے کہا کہ ان حملوں پر 'ہم حیران ہوئے۔' ٹرمپ کے مطابق 'ہم نے انھیں (مشرق وسطیٰ کے اتحادیوں کو) بتایا تھا کہ یہ ہمارے قابو میں ہے اور اب وہ لڑنا چاہتے ہیں۔اور وہ جارحانہ انداز میں لڑ رہے ہیں۔وہ اس تنازع میں بہت کم ہی شامل ہونا چاہتے تھے مگر اب وہ اصرار کر رہے ہیں کہ شامل رہیں۔' امریکی فضائیہ کا ایک فوجی طیارہ بوئنگ C-135 سٹرائیٹو ٹینکر/سٹرائیٹو لفٹر، جو KC-135 کے نام سے جانا جاتا ہے اور فضائی ایندھن بھرنے کے لیے ایئر ٹینکر ٹرانسپورٹ کے طور پر استعمال ہوتا ہے، نیدرلینڈز کے اوپر پرواز کرتے ہوئے دیکھا گیا۔یہ طیارہ چارلی ایف ایم آئی جیٹ انجنز سے چلتا ہے اور اس کا ٹیل نمبر 63-8003 ہے۔یہ فوجی طیارہ امریکہ سے روانہ ہو کر تل ابیب جا رہا تھا تاکہ امریکہ اور اسرائیل کے ایران کے خلاف جاری جنگ، جسے امریکی محکمہ دفاع نے آپریشن ایپک فیوری کا نام دیا ہے، میں معاونت فراہم کر سکے۔

اسرائیل کے شہری ایران کے ڈرونس اور میزائل حملوں کے دوران بنکر میں پناہ لیتے ہوئے

'یہاں سے ایران پر حملہ نہیں کرنے دیں گے'، اسپین نے 15 امریکی جنگی طیاروں کو واپس لوٹایا

امریکہ اور اسرائیل مستقل ایران پر حملے کر رہا ہے، اور امریکہ نے دوسرے ممالک میں موجود فوجی ٹھکانوں سے بھی حملے کا منصوبہ بنا رکھا ہے۔حالانکہ اس تعلق سے اسپین نے امریکہ کو شدید جھٹکا دیا ہے اور کہا ہے کہ اس کے فوجی اڈوں کا استعمال ایران پر حملہ کے لیے نہیں کرنے دیا جائے گا۔میڈیا رپورٹس میں بتایا جا رہا ہے کہ اسپین نے کم از کم 15 امریکی فوجی طیاروں کو واپس بھی کر دیا ہے، جو ایران کے حق میں اچھی خبر ہے۔دراصل اسپین کے موران اور روٹا میں امریکہ کے ساتھ اس کے مشترکہ فوجی اڈے ہیں۔ان فوجی اڈوں پر موجود امریکی جنگی طیاروں کا استعمال ایران پر حملہ میں کرنے سے اسپین نے روک دیا ہے۔اسپین نے واضح لفظوں میں کہا ہے کہ اس کے فوجی اڈوں کا استعمال ایران پر حملوں کے لیے نہیں کیا جا سکتا۔اسپین کی سخت تنبیہ کے بعد امریکہ کے تقریباً 15 جنگی طیاروں کو اسپین کے فوجی اڈوں سے جرمنی اور فرانس جاتے دیکھا گیا ہے۔فلائٹ ٹریکنگ ویب سائٹ 'فلائٹ رڈار 24' کے مطابق امریکہ اور اسرائیل کی طرف سے ایران پر حملہ شروع ہونے کے بعد سے جنوبی اسپین واقع روٹا اور موران فوجی اڈوں سے کم از کم 15 امریکی طیارے پرواز بھر چکے ہیں۔اسپین کے وزیر خارجہ جوسے مینوئل البارس نے اس تعلق سے کہا کہ اسپین اپنے ان فوجی اڈوں کو ایران پر حملہ کے لیے استعمال کرنے کی اجازت نہیں دے گا، جو امریکہ اور اسپین کے ذریعہ مشترکہ طور سے آپریٹ ہوتے ہیں، لیکن اسپین کی خودمختاری والے ہیں۔اسپین پہلے ہی ایران پر ہوئے حملوں کی مذمت کر چکا ہے۔

45 سال تک 'بائیں ہاتھ' سے ہی ایران کی حکومت چلاتے رہے خامنہ ای، 1981 میں ہوئے تھے بم دھماکے کا شکار

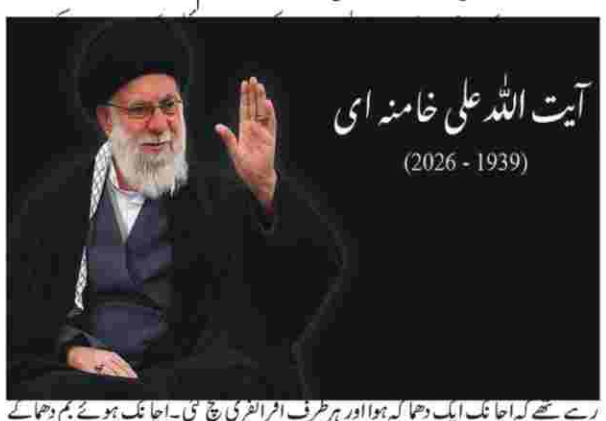

رہے تھے کہ اچانک ایک دھماکہ ہوا اور ہر طرف افراتفری مچ گئی۔اچانک ہوئے بم دھماکے کے باعث خامنہ ای زمین پر گر گئے۔پاس ہی کھڑے ان کے محافظ فوری طور پر مدد کے لیے پہنچے اور انہیں مسجد سے باہر نکالنے کی کوشش کی جانے لگی۔حالانکہ مسجد بہت چھوٹی ہونے کی وجہ سے تاخیر ہو رہی تھی۔یہ بم دھماکہ پاس میں ہی رکھے ریڈیو ریکارڈر میں ہوا تھا، جس کے بعد ہر کوئی خوفزدہ ہو گیا تھا۔مسجد سے باہر نکالنے کے بعد انہیں اسپتال لے جایا گیا۔پورے راستے وہ وقفے وقفے سے ہوش میں آتے تھے اور آہستہ آہستہ کچھ کہتے تھے۔اس عالم میں بھی خامنہ ای کے لبوں پر کلمۂ شہادت جاری تھا۔محافظ نے پیجر کے ذریعے ایک خفیہ کوڈ بھیجا، جس میں کہا گیا کہ 'گارڈین آف دی سیون' (ساتواں نگہبان) شدید زخمی ہو گئے ہیں۔

کویت میں تین امریکی لڑاکا طیارے کس نے اور کیسے تباہ کیے؟

مشرقِ وسطیٰ میں شدید کشیدگی کی نئی لہر سنیچر کو اس وقت شروع ہوئی جب امریکہ اور اسرائیل نے ایران پر حملے کرنے کا اعلان کیا۔ان حملوں کے ردِعمل میں نہ صرف ایران نے اسرائیل پر حملہ کیا بلکہ مشرقِ وسطیٰ میں امریکہ کے متعدد اتحادیوں پر بھی میزائل اور ڈرون سے حملے کیے۔سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، کویت، بحرین اور خطے کے دیگر ممالک ایران کے ان حملوں کی مذمت کر رہے ہیں اور تہران کو خبردار کر رہے ہیں کہ وہ اپنے دفاع کا حق محفوظ رکھتے ہیں۔ان میں سے متعدد ممالک میں امریکی فوجی اڈے یا اہلکار موجود ہیں۔ایسے میں پیر کو یہ خبریں چلنا شروع ہوئیں کہ کویت میں تین امریکی طیارے تباہ ہوئے ہیں۔جنگ کے ماحول میں لوگوں کا گمان یہی تھا کہ شاید یہ طیارے کسی ایرانی حملے میں تباہ ہوئے ہیں، لیکن ایسا نہیں ہے۔امریکی سینٹرل کمانڈ (سینٹکام) نے تصدیق کی ہے کہ اس کے تینوں ایف 15 ای طیارے کویت میں 'دوستانہ فائرنگ کے واقعے' میں تباہ ہوئے ہیں۔یہ واقعے کیسے پیش آیا اس کی تفصیلات بعد میں، لیکن پہلے یہ جاننا ضروری ہے کہ کویت کا اس معاملے پر کیا کہنا ہے۔کویتی حکومت کا مؤقف کویت کی وزارتِ دفاع نے پیر کو ایک بیان میں متعدد امریکی طیاروں کے تباہ ہونے کی تصدیق کی تھی۔اس کا ایک بیان میں کہنا تھا کہ اس واقعے میں جہازوں کے عملے کو کوئی نقصان نہیں پہنچا اور انھیں طبی معائنے کے لیے ہسپتال منتقل کر دیا گیا تھا۔کویتی وزارتِ دفاع نے مزید کہا تھا کہ اس کی جانب سے اپنے امریکی اتحادی سے طیارے گرنے کی وجوہات کے حوالے سے تعاون کیا جا رہا ہے۔تاہم لگتا ہے کہ یہ تحقیقات اب مکمل کر لی گئی ہیں اور سینٹکام نے اس پر ایک تفصیلی بیان جاری کر دیا ہے۔

سینٹکام کا کیا کہنا ہے؟: سینٹکام کا کہنا ہے کہ اس کے تین ایف 15 ای سٹرائیک ایگل طیارے، جو ایران میں آپریشن ایپک فیوری سے متعلق ایک آپریشن میں حصہ لے رہے تھے، کویت میں 'دوستانہ فائرنگ کے واقعے' میں گر کر تباہ ہوئے ہیں۔سینٹکام کی جانب سے جاری بیان میں کہا گیا ہے کہ 'لڑائی کے دوران، جس میں ایرانی جہازوں، بیلسٹک مزائلوں اور ڈرونز سے لڑائی بھی شامل تھی، کویت کے فضائی دفاعی نظام نے غلطی سے امریکی فضائیہ کے طیارے مار گرائے۔' کویتی وزارتِ دفاع نے مزید کہا تھا کہ اس کی جانب سے اپنے امریکی اتحادی سے طیارے گرنے کی وجوہات کے حوالے سے تعاون کیا جا رہا ہے۔تاہم لگتا ہے کہ یہ تحقیقات اب مکمل کر لی گئی ہیں اور سینٹکام نے اس پر ایک تفصیلی بیان جاری کر دیا ہے۔

سینٹکام کا کیا کہنا ہے؟

سینٹکام کا کہنا ہے کہ اس کے تین ایف 15 ای سٹرائیک ایگل طیارے، جو ایران میں آپریشن ایپک فیوری سے متعلق ایک آپریشن میں حصہ لے رہے تھے، کویت میں 'دوستانہ فائرنگ کے واقعے' میں گر کر تباہ ہوئے ہیں۔سینٹکام کی جانب سے جاری بیان میں کہا گیا ہے کہ 'لڑائی کے دوران، جس میں ایرانی جہازوں، بیلسٹک مزائلوں اور ڈرونز سے لڑائی بھی شامل تھی، کویت کے فضائی دفاعی نظام نے غلطی سے امریکی فضائیہ کے طیارے مار گرائے۔' کویتی وزارتِ دفاع نے مزید کہا تھا کہ اس کی جانب سے اپنے امریکی اتحادی سے طیارے گرنے کی وجوہات کے حوالے سے تعاون کیا جا رہا ہے۔تاہم لگتا ہے کہ یہ تحقیقات اب مکمل کر لی گئی ہیں اور سینٹکام نے اس پر ایک تفصیلی بیان جاری کر دیا ہے۔

سنبھل میں 'ہولی' کے پیش نظر جامع مسجد سمیت 10 مساجد کو ترپال سے ڈھانپ دیا گیا

سنبھل: (ایجنسیز) اتر پردیش کے سنبھل میں ہولی کا تہوار امن و امان اور بھائی چارے کے ساتھ مکمل کرانے کے لیے انتظامیہ نے کمر کس لی ہے۔کسی بھی ممکنہ تنازعہ کو روکنے کے لیے سنبھل کی تاریخی جامع مسجد سمیت تقریباً 10 مساجد کو بڑے ترپالوں سے مکمل طور پر ڈھانپ دیا گیا ہے۔یہ قدم خاص طور سے ان مساجد کے لیے اٹھایا گیا ہے جو ہولی کے جلوس کے راستے میں پڑتا ہے۔واضح رہے کہ جامع مسجد کے سامنے سے ہولی 2 الگ الگ جلوس نکلتے ہیں۔چند سال قبل ایک مجسد پر رنگ کی پچکاریاں پڑنے کی وجہ سے علاقے میں کشیدگی کی صورتحال پیدا ہوگئی تھی۔اسی تلخ تجربے سے سیکھ لیتے ہوئے پولیس اور ضلعی انتظامیہ نے اس بار پہلے سے ہی احتیاطی تدابیر اختیار کی ہیں۔افسران کے مطابق مساجد کی دیواروں پر ترپال لگانے کے ساتھ ساتھ کچھ مقامات پر خصوصی کوٹنگ بھی کی گئی ہے تاکہ رنگ کے داغ نہ لگیں۔شہر میں امن و امان برقرار رکھنے کے لیے بھاری پولیس فورس تعینات ہے اور حساس علاقوں میں مسلسل نگرانی کی جا رہی ہے۔انتظامیہ کی اس پہل کا مقصد یہ یقینی بنانا ہے کہ تہوار کے رنگ میں کوئی خلل واقع نہ ہو اور باہمی ہم آہنگی برقرار رہے۔قابل ذکر ہے کہ گزشتہ دنوں سنبھل میں 'رنگ ایکادشی' کے دوران بھی ایسے ہی حفاظتی اقدامات کیے گئے تھے۔مذہبی جلوس نکالنے کے حوالے سے پولیس الرٹ تھی۔چپے چپے پر فورس تعینات تھی، کیونکہ جامع مسجد کے سروے کے دوران تشدد بھڑکا تھا، اس لیے اضافی احتیاط برتی جا رہی ہے۔فی الحال، 3 اور 4 مارچ کو ہولی ہے، ایسے میں پولیس اور انتظامیہ کوئی کسر نہیں چھوڑنا چاہتی۔

کل ورق تازہ کو تعطیل

بروز منگل 3 مارچ 2026ء کو ہولی کا تہوار ہونے سے بدھ 4/مارچ 2026 کو ورق تازہ کو تعطیل رہے گی۔

سرکیولیشن مینیجر
روزنامہ ورق تازہ ناندیڑ

آج کا افطار: 6:32
کل کی سحر: 5:15

ورقِ تازہ

03 March 2026 اداریہ

خلیجی جنگ
ہندوستان کی ناوابستگی کی پالیسی

مشرقِ وسطیٰ کی زمین ایک بار پھر بارود کی بو سے بوجھل ہے اور ایران و اسرائیل کے درمیان بڑھتی ہوئی براہِ راست ٹکراؤ کی صورتحال نے عالمی امن کو ایک نازک موڑ پر لا کھڑا کیا ہے۔ دہائیوں سے جاری سایہ جنگ اب کھلے میدان میں آ چکی ہے، جس نے نہ صرف خطے کے استحکام کو خطرے میں ڈال دیا ہے بلکہ عالمی معیشت اور سفارتی تعلقات کی بساط بھی الٹ کر رکھ دی ہے۔ ہندوستان کے لیے، جس کے مفادات دونوں فریقین کے ساتھ گہرائی سے جڑے ہوئے ہیں، یہ صورتحال کسی کڑی آزمائش سے کم نہیں ہے۔ نئی دہلی کے لیے اب یہ سوال محض ایک تماشائی بنے رہنے کا نہیں، بلکہ اپنے اسٹریٹجک مفادات کے تحفظ اور ایک متوازن سفارتی راستے کے انتخاب کا ہے۔ ہندوستان کے تناظر میں دیکھا جائے تو ایران اور اسرائیل دونوں ہی اس کے اہم شراکت دار ہیں۔ ایک طرف اسرائیل ہے، جو ہندوستان کا دفاعی اور تکنیکی محاذ پر ایک ناگزیر اتحادی بن چکا ہے، تو دوسری طرف ایران ہے جو توانائی کی حفاظت اور وسطی ایشیا تک رسائی (بذریعہ چابہار بندرگاہ) کے لیے کلیدی اہمیت رکھتا ہے۔ ایران اور اسرائیل کے درمیان جنگ کا مطلب ہندوستان کے لیے دو پاٹوں کے درمیان پسنے کے مترادف ہے۔ اگر یہ تنازع طول پکڑتا ہے تو ہندوستان کی توانائی کی ترسیل متاثر ہوگی، کیونکہ خلیج فارس اور آبنائے ہرمز سے گزرنے والا تیل کا راستہ بند یا غیر محفوظ ہو سکتا ہے، جس کے نتیجے میں ملک میں پیٹرولیم مصنوعات کی قیمتیں آسمان کو چھو سکتی ہیں اور افراطِ زر کا ایک نیا طوفان آ سکتا ہے۔

سفارتی محاذ پر ہندوستان نے ہمیشہ اسٹریٹجک خودمختاری کا مظاہرہ کیا ہے۔ ایران کے معاملے میں بھی ہندوستان کا رویہ ہمیشہ سے حقیقت پسندی پر مبنی رہا ہے۔ ایران کے ساتھ ہندوستان کے تاریخی اور تہذیبی روابط ہیں، اور تہران کے ساتھ تعلقات بگاڑنا ہندوستان کے افغانستان اور وسطی ایشیا سے جڑے طویل مدتی مفادات کے خلاف ہوگا۔ لہٰذا، ہندوستان کی موجودہ پالیسی ڈی ہائفنیشن (De-hyphenation) پر مبنی ہے، یعنی وہ ہر ملک کے ساتھ اپنے تعلقات کو دوسرے ملک کے تناظر میں نہیں بلکہ آزادانہ طور پر دیکھتا ہے۔ معاشی اثرات کے علاوہ، ایک اور اہم پہلو مشرقِ وسطیٰ میں مقیم لاکھوں ہندوستانی تارکینِ وطن کا ہے۔ تقریباً 90 لاکھ ہندوستانی اس خطے میں برسرِ روزگار ہیں جو ملک کی معیشت میں بھاری زرِ مبادلہ بھیجتے ہیں۔ کسی بھی بڑے پیمانے کی جنگ کی صورت میں ان کی جان و مال کا تحفظ اور ان کی بحفاظت واپسی حکومتِ ہند کے لیے ایک بہت بڑا انسانی اور لاجسٹک چیلنج بن جائے گی۔ ماضی میں خلیجی جنگ کے دوران ہم نے دیکھا ہے کہ کس طرح ہندوستان کو اپنے شہریوں کے لیے دنیا کا سب سے بڑا انخلاء آپریشن چلانا پڑا تھا۔ آج کے دور میں ایسا کوئی بھی قدم معیشت پر ناقابلِ برداشت بوجھ ڈال سکتا ہے۔

حکومتِ ہند کا اب تک کا موقف معتدل اور امن پسند رہا ہے، جس میں فریقین کو صبر و تحمل اور مذاکرات کی طرف لانے پر زور دیا گیا ہے۔ ہندوستان، جو جی 20 کی قیادت کر چکا ہے اور خود کو "وشوا متر" (عالمی دوست) کے طور پر پیش کرتا ہے، اس کے پاس یہ موقع ہے کہ وہ ایران اور اسرائیل کے درمیان ایک غیر جانبدار ثالث یا سہولت کار کا کردار ادا کرے۔ اگرچہ یہ راستہ پرخار ہے، لیکن عالمی طاقتوں کی جانب سے جانبداری دکھانے کے بعد ہندوستان جیسی ابھرتی ہوئی طاقت سے ہی یہ امید وابستہ کی جا سکتی ہے کہ وہ عالمی امن کے لیے کوئی درمیانی راہ نکالے۔ اس جیو پالیٹیکل تصادم کا ایک اور سنگین پہلو انڈیا-مشرقِ وسطیٰ-یورپ اقتصادی راہداری (IMEC) کا مستقبل ہے، جس کا اعلان دہلی میں منعقدہ جی 20 سربراہی اجلاس کے دوران بڑے فخر کے ساتھ کیا گیا تھا۔ یہ راہداری ہندوستان کو مشرقِ وسطیٰ کے راستے یورپ سے جوڑنے کا ایک انقلابی منصوبہ ہے، لیکن ایران اسرائیل جنگ کے سائے اس منصوبے کی عملی شکل پر سوالیہ نشان لگا رہے ہیں۔ اگر خطے میں عدم استحکام برقرار رہتا ہے اور سمندری راستے جنگی زون میں تبدیل ہو جاتے ہیں، تو اربوں ڈالرز کی یہ سرمایہ کاری خطرے میں پڑ سکتی ہے۔ ہندوستان کے لیے یہ محض ایک تجارتی نقصان نہیں ہوگا بلکہ چین کے بیلٹ اینڈ روڈ منصوبے کے مقابلے میں اس کی اسٹریٹجک برتری کو بھی ٹھیس پہنچ سکتی ہے۔ لہٰذا، اس اقتصادی راہداری کی بقا کے لیے بھی ہندوستان کا امن پسندانہ کردار ناگزیر ہو چکا ہے۔

دفاعی ساز و سامان اور ٹیکنالوجی کے میدان میں اسرائیل پر ہندوستان کا انحصار ایک ایسا حساس نکتہ ہے جسے نظرانداز نہیں کیا جا سکتا۔ ہندوستان اپنی دفاعی ضروریات کا ایک بڑا حصہ، بشمول ڈرونز، میزائل ڈیفنس سسٹم اور جاسوسی کے جدید آلات، اسرائیل سے حاصل کرتا ہے۔ اگر اسرائیل ایک طویل اور ہمہ گیر جنگ میں الجھ جاتا ہے، تو اس کی اپنی دفاعی پیداوار کا رخ اپنی ضروریات کی طرف مڑ جائے گا، جس سے ہندوستان کو ہونے والی سپلائی متاثر ہو سکتی ہے۔ دوسری طرف، ایران کے ساتھ ہندوستان کے سیکیورٹی تعاون کے اپنے ابعاد ہیں، خاص طور پر دہشت گردی کے خلاف جنگ اور افغانستان میں طالبان کے اثر و رسوخ کو متوازن کرنے کے حوالے سے۔ ان دونوں متضاد دفاعی مفادات کو ایک ہی وقت میں سنبھالنا ہندوستان کی خارجہ پالیسی کے لیے کسی پل صراط پر چلنے سے کم نہیں ہوگا۔ مشرقِ وسطیٰ کی یہ آگ اگر نہیں بجھائی گئی تو اس کے شعلے ہندوستان کی معاشی ترقی کی رفتار کو سست کر سکتے ہیں۔ ہندوستان کو چاہیے کہ وہ اپنی توانائی کے ذرائع میں تنوع پیدا کرے اور ساتھ ہی ساتھ اپنی سفارتی کوششوں کو تیز کرے تاکہ خطے میں طاقت کا توازن برقرار رہے۔ جنگ کبھی بھی کسی مسئلے کا حل نہیں ہوتی، بلکہ یہ نئے اور پیچیدہ مسائل کو جنم دیتی ہے۔ ہندوستان کے مفاد میں یہی ہے کہ وہ اپنی عدم وابستگی کی روایت کو برقرار رکھتے ہوئے امن اور استحکام کے لیے اپنا اثر و رسوخ استعمال کرے، کیونکہ ایک مستحکم مشرقِ وسطیٰ ہی ایک متحکم اور ترقی یافتہ ہندوستان کی ضمانت ہے۔

ایران کے رہبرِ اعلیٰ کا انتخاب کیسے ہوتا ہے اور علی خامنہ ای کے ممکنہ جانشین کون ہو سکتے ہیں؟

جمعے کو تہران پر امریکی و اسرائیلی حملے میں ہلاک ہونے والے ایران کے رہبرِ اعلیٰ آیت اللہ سید علی خامنہ ای ملک کی سب سے طاقتور شخصیت تھے۔ ایران کے آئین میں رہبرِ اعلیٰ کا عہدہ سنہ 1979 کے اسلامی انقلاب کے بعد آیت اللہ خمینی کی قیادت میں تخلیق کیا گیا تھا اور وہ تین دسمبر 1979 کو ملک کے پہلے رہبرِ اعلیٰ مقرر ہوئے تھے۔ آیت اللہ خمینی ساڑھے نو برس تک اس عہدے پر فائز رہے اور 1989 میں ان کی وفات کے بعد آیت اللہ علی خامنہ ای کو ملک کا دوسرا رہبرِ اعلیٰ چنا گیا اور وہ 28 فروری 2026 کو اپنی موت تک ساڑھے 36 برس یہ ذمہ داری نبھاتے رہے۔ ایرانی حکومت نے آیت اللہ خامنہ ای کی موت پر 40 روزہ سوگ اور سات دن کی تعطیلات کا اعلان کیا ہے جبکہ اس کے بعد سے ایران کی امریکہ اور اسرائیل کے ساتھ جنگ بھی شدت اختیار کر گئی ہے۔ نئے رہبرِ اعلیٰ کے انتخاب تک کنٹرول کس کے پاس؟ ایرانی آئین کے آرٹیکل 111 کے مطابق، رہبرِ اعلیٰ کی موت سے لے کر مجلسِ رہبری کی جانب سے نئے قائد کے متعارف کروائے جانے تک، تین رکنی کونسل عارضی طور پر قائدانہ فرائض سنبھالتی ہے۔ اس کونسل کے ارکان میں ملک کے صدر، عدلیہ کے سربراہ، اور شوریٰ نگہبان کے ایک فقیہ ہوتے ہیں جنھیں 'مجمع تشخیص مصلحت نظام' نامی ادارے کے ذریعے منتخب کیا جاتا ہے۔ اتوار کو 'مجمع تشخیص مصلحت نظام' نے قدامت پسند عالم اور جانشینی کی دوڑ کے ممکنہ امیدوار علی رضا اعرافی کو اسلامی جمہوریہ ایران کی عبوری قیادت کونسل کا 'فقیہ' رکن منتخب کیا جس کے بعد یہ کونسل مکمل ہو گئی ہے اور اس کے بقیہ دو ارکان میں صدر مسعود پزشکیان اور عدلیہ کے سربراہ غلام حسین محسنی ایجی شامل ہیں۔ ایران کے صدر مسعود پزشکیان نے تصدیق کی ہے کہ اس کونسل نے اپنا کام شروع کر دیا ہے۔ خیال رہے کہ اس تین رکنی کونسل کو مکمل اختیار حاصل نہیں ہوتا اور مندرجہ ذیل صورتوں میں، اس کے فیصلوں کو صرف 'مجمع تشخیص مصلحت نظام' کے تین چوتھائی اراکین کی منظوری سے نافذ کیا جا سکتا ہے: 1- نظام کی عمومی پالیسیوں کا تعین، 2- رائے شماری کے حکم نامے کا اجرا، 3- جنگ یا امن کا اعلان، 4- صدر کا مواخذہ، 5- چیف آف جوائنٹ اسٹاف، پاسدارانِ انقلاب کے کمانڈر انچیف، یا اعلیٰ فوجی اور قانون نافذ کرنے والے کمانڈروں کی برطرفی اور تقرری۔ پاسداران انقلاب کے کمانڈر انچیف، مسلح افواج کے چیف آف سٹاف اور متعدد اعلیٰ فوجی کمانڈروں کی ہلاکت کے پیشِ نظر، امکان ہے کہ عبوری قیادت کی کونسل اس سلسلے میں کچھ فیصلے کرے گی۔ پاسدارانِ انقلاب کے کمانڈر انچیف کے مشیر ابراہیم جباری نے یکم مارچ کو ایک ٹیلی ویژن پروگرام میں کہا کہ علی خامنہ ای نے کسی بھی صورتحال میں مسلح افواج اور کچھ کمانڈروں کے فرائض کی وضاحت کر دی تھی اور مسلح افواج برسوں سے اپنے منصوبوں کو جانتی ہیں۔ ایران اس وقت دنیا میں اہل تشیع آبادی کی اکثریت والا سب سے طاقتور ملک ہے اور ملک کے آئین کے مطابق سپریم لیڈر صرف ایک آیت اللہ بن سکتا ہے، جو اہل تشیع کا مذہبی رہنما ہوتا ہے۔ تاہم جب علی خامنہ ای کا انتخاب ہوا تھا تو وہ آیت اللہ نہیں تھے۔ اس سلسلے میں قانون بدلے گئے تھے تاکہ وہ یہ عہدہ سنبھال سکیں۔

ایران میں 88 علما کا ایک ادارہ جسے مجلسِ رہبری کہا جاتا ہے رہبرِ اعلیٰ کا انتخاب کرتا ہے۔ ہر آٹھ سال بعد ایران کے لاکھوں شہری اس ادارے کے اراکین کو منتخب کرتے ہیں۔ مجلسِ رہبری کے کسی امیدوار کو انتخاب میں حصہ لینے سے قبل پہلے شوریٰ نگہبان نامی کمیٹی کی منظوری درکار ہوتی ہے جس کے اراکین کا انتخاب بالواسطہ یا بلاواسطہ موجودہ رہبرِ اعلیٰ کرتے ہیں۔ 2024 میں آیت اللہ علی خامنہ ای کے وفاداروں نے اس کونسل کی تمام نشستیں جیتی تھیں جبکہ چار نشستیں جو ارکان کی موت کے بعد خالی ہو گئی تھیں- جن میں ابراہیم رئیسی بھی شامل ہیں- مئی 2026 میں ہونے والے ضمنی انتخابات میں بھری جائیں گی۔ اس وقت اس اسمبلی کے چیئرمین محمد علی موحیدی کرمانی ہیں جبکہ ہاشم حسینی بوشہری اور علی رضا اعرافی نائب چیئرمین ہیں۔ ضوابط کے مطابق مجلسِ رہبری کا اجلاس اس وقت درست ہے جب اس کے کم از کم دو تہائی ارکان (59 افراد) موجود ہوں۔ نئے رہنما کے انتخاب کے لیے اجلاس میں موجود افراد کی دو تہائی اکثریت کے ووٹ کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر صرف 59 ارکان موجود ہوں تو نئے قائد کے انتخاب کے لیے 40 ووٹ کافی ہیں۔ مجلسِ رہبری کے ایک کمیشن کا کام ایسے افراد کی اہلیت کا جائزہ لینا ہے جنھیں رہبرِ اعلیٰ کے عہدے کے لیے اہل سمجھا جا سکتا ہے۔ اس کمیشن کے اہم ارکان میں شوریٰ نگہبان فقہی کے رکن احمد حسینی خراسانی، شوریٰ نگہبان کے ارکان علی رضا اعرافی اور محمد رضا مدرسی یزدی، مجلس رہبری کے پہلے نائب صدر ہاشم حسینی بوشہری، یورپ میں آیت اللہ خامنہ ای کے سابق نمائندے محسن محمدی اراکی، اصفہان میں نمازِ جمعہ کے اما ابوالحسن مہدوی، تین مرتبہ مجلسِ رہبری کے رکن اور اردبیل میں نمازِ جمعہ کے امام حسن آملی شامل ہیں۔

نئے رہبرِ معظم کے انتخاب کے لیے کوئی وقت مقرر نہیں ہے اور چونکہ تین رکنی عبوری کونسل کی تشکیل ہو چکی ہے تو کم از کم کاغذات میں، اقتدار کا خلا نہیں ہوگا۔ تاہم اسلامی جمہوریہ کے بانی آیت اللہ روح اللہ خمینی کی وفات کے بعد کے واقعات کے تجربات سے معلوم ہوتا ہے کہ مجلسِ رہبری کے ارکان نے ان حالات میں جانشین کے انتخاب میں تیزی دکھائی۔ آیت اللہ خمینی کا انتقال چار جون 1989 کی شب 10 بجے کے بعد ہوا تھا اور مجلسِ رہبری نے اگلی صبح اجلاس بلا کر چند گھنٹوں میں جانشینی کا فیصلہ کر لیا تھا۔ ایران کے آئین کے آرٹیکل 57 کے مطابق 'اسلامی جمہوریہ ایران کی حکومت کے تین ادارے ہیں، مقننہ، عدلیہ اور انتظامیہ۔ اور یہ تینوں ادارے ولایت امر اور امت کی رہبریت کی نگرانی میں آئین کی مختلف شقوں کے مطابق کام کرتے ہیں۔ اگرچہ ایران کی سیاست میں تنوع ہے لیکن ملکی سلامتی اور انقلاب اسلامی کے وجود کو پہلے دن ہی سے مبینہ خطرات کے خدشات کی وجہ سے رہبرِ اعلیٰ کا منصب عوامی اور سیاسی تحریکوں کا محور بنا رہا ہے۔ حالانکہ آئین میں رہبر کی بھی نگرانی کی گنجائش موجود ہے اور اختلافِ رائے بھی کیا جا سکتا ہے، لیکن رہبر کو انقلاب اسلامی کی علامت سمجھا جاتا ہے اور اس کی مخالفت کو انقلاب سے بغاوت تصور کیا جاتا ہے۔ ایرانی آئین کے آرٹیکل 91 کے تحت رہبرِ اعلیٰ شوریٰ نگہبان کے 12 میں سے 6 ارکان کو نامزد کرتے ہیں اور آرٹیکل 157 کے تحت چیف جسٹس کا تقرر بھی کرتا ہے۔ آرٹیکل 110 اسے اختیار دیتا ہے کہ وہ مجمع تشخیص مصلحت نظام سے مشاورت کر کے ایران کی عمومی حکمت عملی تشکیل دے۔ اس کے علاوہ حکومت کے پورے نظام کی نگرانی کرے۔ ریفرنڈم کرانے کا اختیار بھی رہبر کے پاس ہے۔ وہی پاسدارانِ انقلاب سمیت ایران کی تمام مسلح افواج کے سربراہوں کی تقرری کرتا ہے اور صرف رہبر ہی اعلان جنگ کرنے کا اختیار رکھتا ہے۔ صدر مملکت کے انتخابات کے بعد کامیاب امیدوار کا تقرر نامہ بھی رہبر کی جانب سے جاری کیا جاتا ہے۔ رہبر کے پاس صدر کو برطرف کرنے کا بھی اختیار ہے لیکن یہ تبھی ممکن ہے اگر چیف جسٹس صدر کو کسی جرم کا مرتکب پائے یا پارلیمان نے صدر کو آرٹیکل 89 کے مطابق نااہل قرار دے دیا ہو۔ اگر حکومت کے مختلف اداروں کے درمیان اختلاف پیدا ہو جائے تو رہبر سے رجوع کیا جاتا ہے۔ تاہم آئین کی تشریح کے لیے شوریٰ نگہبان سے رجوع کیا جاتا ہے۔ ایران کے سرکاری براڈ کاسٹنگ کے ادارے کا سربراہ بنانے کا اختیار بھی ان کے پاس ہے۔ رہبر عدلیہ سے سزا پانے والوں کو معاف کرنے کا اختیار رکھتا ہے۔ اس کے علاوہ رہبر اپنے اختیارات کسی اور کو بھی تفویض کر سکتا ہے۔ آئین کے آرٹیکل 60 کے مطابق، انتظامیہ کے تمام اختیارات صدر اپنے وزرا کی مدد کے ساتھ استعمال کرنے کا حق رکھتا ہے سوائے ان انتظامی اختیارات کے جو آئین نے رہبر کے لیے مخصوص کیے ہیں۔ تاہم عملاً ایسا ہوتا رہا ہے کہ رہبر مسلح افواج کے سپریم کمانڈر کے اختیارات صدر کو تفویض کر دیتا ہے۔

ایران کی مسلح افواج میں سپاہ پاسداران انقلاب، اور اس کے بری، بحری اور فضائیہ کے دستوں کے علاوہ القدس نامی سٹریٹجک فورس بھی شامل ہے۔ اس کے علاوہ ایران کی روایتی مسلح افواج بھی جنھیں ارتش ایران (مسلح افواجِ ایران) کہا جاتا ہے وہ بھی ایران کی کی کل فوجی طاقت کا حصہ ہیں۔ ان تمام مسلح افواج کے سپریم کمانڈر رہبرِ اعلیٰ ہیں اور وہی ان کے سربراہوں کا تقرر کرتے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ ایران میں رضا کاروں کی تعداد ایک کروڑ سے بھی زیادہ ہے جسے 'بسیج' کہا جاتا ہے۔ اس کے قیام کا اعلان آیت اللہ خمینی نے کیا تھا اور اس کا مقصد انقلابِ اسلامی کو محفوظ بنانا تھا۔ یہ نیروی مقاومت بسیج کے نام سے بھی جانی جاتی ہے لیکن اس کا سرکاری نام سازمان بسیج مستضعفین ہے۔ ابتدا میں تو یہ ایک آزاد ادارہ تھا لیکن بعد میں اسے پاسدارن انقلاب کا حصہ بنا دیا گیا۔ اس کے سربراہ کی تقرری بھی رہبر کرتے ہیں۔ بسیج کی انتظامیہ کا ایک سٹاف ہے جسے ریاستی ملازم کے طور پر تنخواہ ملتی ہے لیکن اس کے عام رضا کار بغیر تنخواہ کے کام کرتے ہیں۔ علی خامنہ ای کی ہلاکت کے بعد یہ سب سے اہم سوال ہے کہ ان کا جانشین کسے مقرر کیا جائے گا۔ علی خامنہ ای اپنے پیشرو امام خمینی کی طرح اپنے حامیوں کے علاوہ زیادہ وسیع پیمانے پر اتحاد قائم نہیں کر سکے تھے لیکن انھیں ایرانی فورس پاسداران انقلاب کے اہم کمانڈرز کی حمایت حاصل رہی۔ اس لیے قومی امکان ہے کہ ملک کے نئے رہبرِ اعلیٰ کے انتخاب میں بھی پاسداران انقلاب کی قیادت کا اثر شامل رہ سکتا ہے۔ علی خامنہ ای کی زندگی میں بعض لوگوں کا خیال تھا کہ ان کے نزدیک دو امیدوار اہم تھے جن میں ان کے بیٹے مجتبیٰ خامنہ ای اور ملک کے صدر ابراہیم رئیسی شامل تھے۔ ان میں سے ابراہیم رئیسی 2024 میں ایک ہیلی کاپٹر حادثے میں ہلاک ہو چکے ہیں۔ مجتبیٰ خامنہ ای، جنھیں اکثر ایک پراسرار اور بااثر شخصیت کے طور پر بیان کیا جاتا ہے، دو دہائیوں سے میڈیا کی توجہ کا موضوع رہے ہیں۔ اپنے والد کے دفتر کے انتظام میں اپنے کردار کے لیے مشہور، مجتبیٰ خامنہ ای پر امریکہ نے پابندیاں لگا رکھی ہیں اور اس کا دعویٰ ہے کہ مجتبیٰ نے 'اپنے والد کی غیر مستحکم علاقائی خواہشات اور جابرانہ داخلی مقاصد' کو آگے بڑھانے میں کردار ادا کیا۔ صدر ابراہیم رئیسی کی وفات کے بعد سے 56 سالہ مجتبیٰ کو علی خامنہ ای کے ممکنہ جانشین کے طور پر دیکھا جاتا رہا ہے تاہم، آیت اللہ خامنہ ای کے کمپاؤنڈ پر حملے کے بعد سے ان کے بارے میں کوئی معلومات سامنے نہیں آئیں جبکہ ان کی اہلیہ مبینہ طور پر ہلاک شدگان میں شامل تھیں۔ مجتبیٰ خامنہ ای کی راہ میں اہم رکاوٹ وراثتی جانشینی کا مسئلہ ہے، جس پر آیت اللہ خامنہ ای اور ان کے پیش رو آیت اللہ خمینی دونوں پہلوی بادشاہت کے تناظر میں تنقید کرتے رہے۔ حالیہ برسوں میں قدامت پسند اور معتدل دونوں گروہوں کے کئی امیدوار قیادت کی دوڑ میں نظرانداز ہو گئے ہیں۔ ان میں عدلیہ کے سابق سربراہ صادق املی لاریجانی اور سابق صدر حسن روحانی شامل تھے۔

ایک اور اہم نام جو اس فہرست میں شامل ہے وہ علی رضا اعرافی کا ہے جن کے امکانات عبوری قیادت کونسل میں تقرری کے بعد بڑھتے نظر آتے ہیں۔ 66 سالہ اعرافی، ملک بھر کے تمام مدارس کے ڈائریکٹر ہیں، جو ایران کے مذہبی حلقوں میں ایک اعلیٰ عہدہ ہے۔ 2019 میں، خامنہ ای نے انھیں شوریٰ نگہبان کا رکن مقرر کیا۔ مارچ 2024 کے ووٹ کے بعد، اعرافی نے اس شوریٰ میں اہم عہدہ حاصل کیا اور اس کے دوسرے نائب چیئرمین کے طور پر خدمات انجام دیں۔ اسی شوریٰ نگہبان کے کچھ قدامت پسند اور سخت گیر ارکان، جیسے کہ فرسٹ ڈپٹی چیئرمین ہاشم حسینی بوشہری، محسن اراکی اور محمد مہدی میر باقری مبینہ طور پر جانشینی کی فہرست میں شامل ہیں۔ حسن خمینی، آیت اللہ روح اللہ خمینی کے پوتے، اصلاح پسند اور معتدل حلقوں میں پسندیدہ امیدوار ہیں۔ ان کی مذہبی اسناد اور خاندانی ورثہ وزن رکھتے ہیں، لیکن ان کا محدود سیاسی تجربہ اور مضبوط حریفوں کی موجودگی ان کے امکانات کو کم کر دیتی ہے۔ نہیں 2016 کے شوریٰ نگہبان انتخابات میں حصہ لینے سے بھی روک دیا گیا تھا۔ ان کے امکانات سیاسی حالات میں تبدیلی اور اس بات پر منحصر ہیں کہ آیا ایران کی طاقتور اشرافیہ زیادہ معتدل سمت پر اتفاق رائے حاصل کر سکتی ہے یا نہیں۔ (بی بی سی اردو)

امریکہ کی اپنے چار فوجیوں کی ہلاکت کی تصدیق، خلیجی ممالک کی ایران کے خلاف 'دفاع کے حق کی تجدید'

امریکی سینٹرل کمانڈ (سینٹ کام) کے مطابق ابھی تک چار امریکی فوجی ایران کے خلاف جاری جنگ میں ہلاک ہو چکے ہیں۔ امریکہ اور اس کے چھ اتحادی خلیجی ممالک نے ایک مشترکہ بیان میں کہا ہے کہ خطے میں ایران کے اقدامات ایک 'خطرناک اضافہ' ہیں جو مشرقِ وسطیٰ میں استحکام کو خطرے میں ڈالتے ہیں۔ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کا کہنا ہے کہ ایران کے خلاف فوجی آپریشن اس وقت تک جاری رہے گا جب تک تمام اہداف حاصل نہیں کر لیے جاتے۔ جبکہ انھیں مزید امریکی شہریوں کی ہلاکت کا خدشہ ہے۔ فرانس، جرمنی اور برطانیہ نے اپنے ایک مشترکہ بیان میں اعلان کیا ہے کہ وہ خلیج فارس میں اپنے اور اپنے اتحادیوں کے مفادات کا دفاع کرنے کے لیے تیار ہیں اور اگر ضرورت پڑی تو ایران کے خلاف دفاعی کارروائی بھی کرنے کا پورا حق رکھتے ہیں۔ برطانوی وزیراعظم کیئر سٹارمر نے کہا ہے کہ امریکہ برطانیہ کے فوجی اڈوں کو دفاعی کارروائی کے لیے استعمال کر سکتا ہے۔ ایرانی رہبرِ اعلیٰ آیت اللہ علی خامنہ ای کی امریکی و اسرائیلی حملوں میں ہلاکت کے بعد ملک بھر میں 40 روزہ سوگ اور سات دن کی عام تعطیل کا اعلان کیا گیا ہے۔ ایران نے مقبوضہ علاقوں اور امریکی اڈوں پر تاریخ کی سب سے تباہ کن فوجی کارروائی شروع کرنے کا عندیہ دیا ہے۔ اسرائیلی فوج نے دعویٰ کیا ہے کہ ایران کی دفاعی قیادت کو ختم کر دیا گیا ہے اور مارے جانے والوں میں ایرانی وزیر دفاع عزیز نصیرزادہ، سیکیورٹی امور کے مشیر علی شامخانی اور پاسدران انقلاب کے کمانڈر محمد پاکپور بھی شامل ہیں۔ (بی بی سی اردو)

تعلیمی رہنمائی اجلاس کی سَمت وطریقۂ کار میں نمایاں تبدیلیوں کی ضرورت

راہ نما:
مبارک کاپڑی

علم اور تعلیم میں دراصل علم ہی اہم ہے۔ ہمارا دین بھی علم کا ہی علمبردار ہے۔ برِّ صغیر سے جب مسلمانوں کا تسلّط ختم ہوا اور میکالے کا نظامِ عام ہوا تب تعلیم نے علم کی جگہ لے لی۔ تعلیم دراصل اسکولی یا اعلیٰ تعلیمی نظام کی نمائندگی کرنے والی ایک رسمی، نصابی، سرکاری یا نیم سرکاری نظام کا نام ہے جبکہ علم کی اصطلاح میں بڑی وسعت ہے کیوں یہ نمائندگی کرتی ہے کسی بات کو سمجھنے، جاننے، اُس پر اپنی رائے قائم کرنے اور اپنے شعور کو پختہ کرنے کے عمل کی اور اسی لیے تعلیم محدود ہے اور علم لامحدود۔

برِّ صغیر کے مسلم معاشرے میں دینی اجلاس کے انعقاد کی ایک روشن روایت رہی ہے۔ کیسی کیسی عظیم المرتبت شخصیات گذری ہیں جنہوں نے اپنے علم و عرفان سے لاکھوں بلکہ کروڑں ذہنوں کو متور کیا۔ اُن تاریخ ساز شخصیات نے فکری انقلاب بھی برپا کئے۔ گذشتہ دو صدیوں میں برِّ صغیر کے مسلمانوں کی صرف ایک تحریک ایسی رہی جو ناقابلِ تلافی نقصان ثابت ہوئی اور وہ تھی تقسیم بند کی تحریک۔ انتہائی عاقبت ناشناس، جوشیلے اور جذباتی افراد اُس غیر منطقی، غیر فطری اور غیر ذمہ دارانہ مطالبہ کے لیے 'ملّت بیداری' اجلاس میں پورے برِّ صغیر میں جمع ہوتے تھے اور اس طرح وہ بھول جاتے تھے کہ اُنہوں نے کبھی پورے برِّ صغیر پر ایک دو نہیں بلکہ سات صدیوں تک راج کیا تھا۔

آزادیٔ ہند کے بعد جب ملک کا منظر نامہ مکمل طور پر تبدیل ہوا تب بھی مسلم معاشرے میں بیداری کے اجلاس منعقد ہونے لگے۔ اُن میں دینی بیداری کے سنجیدہ اجلاس بھی شامل رہے البتہ افسوس یہ ہے کہ اب اکثر اجلاس سیاست دانوں کے اسپانسر کئے ہوتے ہیں۔ اس لیے جب جب کوئی الیکشن قریب آتا ہے، ہمارے کچھ اکابرین میدان میں اُترتے ہیں اور 'ملّت بچاؤ کانفرنس'، 'اقلیتی حقوق کا نفرنس' وغیرہ برپا کرتے ہیں۔ ان تمام ملک گیر اجلاس میں ہمارے یہاں چند چیزیں مشترک ہیں: (الف) لگ بھگ سارے مقررین اقبال کا شکوہ و جوابِ شکوہ رُک رُک کر سناتے رہتے ہیں تا کہ درمیان میں فلک شگاف نعرے لگتے رہیں۔ یا (ب) یہ کہتے ہیں: ہم کو مٹا سکے یہ زمانے میں دم نہیں۔ یا (ج) یونان و مصر و روما۔۔۔ وغیرہ وغیرہ۔

یہ معاملہ رہا گزشتہ لگ بھگ دو صدیوں میں ہمارے معاشرے کی مختلف نوعیتوں کے اجلاس کا۔ اب گزشتہ نصف صدی میں ان میں تعلیمی رہنمائی اجلاس کا اضافہ ہوا۔ محکمۂ تعلیم کے تجویز کردہ کچھ نصابی اجلاس کا اہتمام ہوا کرتا تھا البتہ طلبہ و والدین میں بیداری اور رہنمائی کے لیے کوئی نظم نہیں تھا۔ ہندوستان میں کریئر یا ووکیشنل گائیڈنس کا باضابطہ نظم ۱۹۱۱ء میں پارسی پنچایت نے کیا، جس کو ۱۹۳۷ء میں سنگھ پریوار نے اپنایا اور لگ بھگ نصف صدی پہلے ۱۹۷۸ء میں مسلمانوں میں شروع ہوا۔

مسلمانوں میں نصف صدی سے جاری ان تعلیمی اجلاس کی نوعیت یا ہیئت کچھ اس طرز کی تھی:

(۱) تعلیم کیوں؟ جی ہاں جس قوم کی آخری کتاب کے ۶۳۴۸/احکامات میں اوّلیت 'اقراء' کو حاصل ہو، جس کو اُسی کتاب میں یہ کہا گیا ہو کہ علم والے اور بغیر علم والے برابر نہیں ہو سکتے۔ جو قوم سارے علوم میں صدیوں تک بلا شرکت غیرے اِمام رہی اُس قوم کو 'علم کیوں حاصل کریں' یہ سمجھانا پڑتا تھا۔

(۲) کون سی تعلیم؟ دینی یا دنیاوی؟ اُس کے بعد کم و بیش ۳۰/منٹ تک ہمیں یہ سمجھانا پڑتا کہ یہ دینی و دنیاوی علم کا بٹوارہ ہی غلط ہے۔ قرآن میں صرف علم نافع کا ذکر ہے یعنی انسانیت کو نفع پہنچانے والا علم اور پھر قرآن کے بیسیوں حوالوں کے ساتھ ہمیں بتانا پڑتا کہ دین کی روشنی میں ہمیں تمام تر عصری علوم حاصل کرنے ہیں۔ کچھ اکابر ڈارون کی تھیوری پر اٹک جاتے، ان کی گاڑی کو منطقی دلائل سے ری اِسٹارٹ کرنا پڑتا تھا۔

(۳) کہاں سے اور کیسے تعلیم؟ اب طلبہ و والدین کو مختلف کورسیس و کریئرس کی تفصیل بتائی جاتی جو اسکول کے امتحان میں نمایاں کامیابی کے بعد اُنہیں دستیاب ہیں۔ ۴۔ ۵/دہائی قبل طلبہ و والدین کو کریئرس کے تعلق سے کوئی جانکاری نہیں ہوتی تھی۔ وہ یا تو اپنے رشتہ داروں کی نقل کرتے، انتہائی غلط اور غیر موزوں کورسیس کا انتخاب کرتے، خلیجی ممالک کے چھوٹے موٹے کریئرس کے ہتّے چڑھتے، راتوں رات بڑا بننے کی دوڑ میں شامل ہو جاتے وغیرہ وغیرہ۔

(۴) کس طرح تعلیم؟ اب طلبہ و والدین کی یہ رہنمائی کی جاتی کہ اُن کریئرس کو اپنانے کے کیا تقاضے ہیں۔ کیا ضروری ہے اُن کے لئے، کیا قربانی دینی ہے، کتنا صبر کرنا ہے۔ اپنے کریئر کو زیادہ مفید، زیادہ جاذب بنانے کے لئے کن کن مراحل سے گزرنا ہے۔

یہ اُس دَور کے تعلیمی رہنمائی اجلاس کا منظر نامہ تھا جب اسمارٹ فون نہیں تھا۔ دراصل اس دنیا کے تعلیمی، سماجی، معاشی و فکری محاذ کو اب ہم دو دَور میں تقسیم کر سکتے ہیں: اسمارٹ فون/ اے آئی سے پہلے کا دَور اور اُس کے بعد کا دَور!

آج سے ۴۰۔ ۵۰/ سال پہلے کا مسلمانوں کا تعلیمی نظر نامہ یہ تھا: (الف) بڑے گھر کے بچّے پڑھتے تھے (ب) عام گھروں سے بچّے ایس ایس سی تک تعلیم حاصل کرتے تھے (کہیں کہیں تو ۵۰/ فیصد تک ترک تعلیم بھی کر دیتے تھے) (ج) پاس طلبہ میں سے اکثر خلیجی ممالک میں کوئی ملازمت حاصل کرنے کا خوا

مولانا مختار احمد ندوی ٹیکنیکل کیمپس میں سافٹ اسکل اینڈ لائف اسکل ڈیولپمنٹ ٹریننگ کا انعقاد

مالیگاؤں: ۲؍مارچ (پریس ریلیز) جامعہ محمدیہ ایجوکیشن سوسائٹی (منصورہ) کے زیر انصرام جاری مولانا مختار احمد ندوی ٹیکنیکل کیمپس میں جناب راشد ارشد مختار صاحب (سیکریٹری، جامعہ محمدیہ) کی زیر سرپرستی میں ٹریننگ اینڈ پلیسمنٹ سیل کے زیر اہتمام انجینئرنگ کے سالِ سوم اور آخری سال کے طلبہ کے لیے تین روزہ ''سافٹ اسکل اینڈ لائف اسکل ڈیولپمنٹ ٹریننگ'' کا انعقاد 16 تا 18 فروری 2026 کیا گیا۔ اس تربیتی ورکشاپ کا بنیادی مقصد طلبہ کی پیشہ ورانہ صلاحیتوں کو فروغ دینا، انہیں عملی زندگی کے تقاضوں سے ہم آہنگ کرنا اور کارپوریٹ و صنعتی میدان میں مؤثر کارکردگی کے لیے تیار کرنا تھا۔ اس ٹریننگ ورکشاپ میں پونے کی معروف کمپنی گلوبل ٹیلینٹ ٹریک کے ماہر ٹرینرز جناب پریتم مہامونی اور شتیجا پرجانے میڈم نے خصوصی شرکت کی۔

انہوں نے طلبہ کو کمیونیکیشن اسکلز، پرسنالٹی ڈیولپمنٹ، برین اسٹورمنگ، پرابلم سولونگ، اپٹیٹیوڈ ٹیسٹ کی تیاری اور پروفیشنل سوشل میڈیا پلیٹ فارم (لنکڈ ان) کے مؤثر استعمال کے حوالے سے بہترین انداز میں عملی تربیت فراہم کی۔ اس موقع پر کیمپس کے پرنسپل ڈاکٹر شاہ عقیل احمد نے مہمانان کا استقبال کرتے ہوئے کہا کہ ادارہ طلبہ کی ہمہ جہت ترقی کے لیے کوشاں ہے۔ انہوں نے بتایا کہ اس سے قبل ستمبر 2025 میں بھی پانچ روزہ تربیتی سیشن منعقد کیا جا چکا ہے، اور مستقبل میں بھی اسی نوعیت کے پروگرام جاری رہیں گے۔ ادارہ اس عزم کے ساتھ آگے بڑھ رہا ہے کہ طلبہ کو ملٹی نیشنل کمپنیوں اور مختلف صنعتی شعبوں میں بہتر روزگار کے مواقع فراہم کرنے کے لیے ایسے تربیتی پروگراموں کا سلسلہ جاری رکھا جائے گا۔ اس ورکشاپ کو کامیاب بنانے میں پروفیسر اسماعیل انصاری (ٹریننگ اینڈ پلیسمنٹ آفیسر) نے کلیدی کردار ادا کیا۔ پروفیسر اسماعیل انصاری نے ٹریننگ کے دوران طلبہ کی رہنمائی اور نظم و نسق کو نہایت منظم اور مؤثر انداز میں انجام دیا۔ انہوں نے طلبہ کو کریئر پلاننگ، انٹرویو کی تیاری اور انڈسٹری سے جڑنے کے عملی طریقوں پر بھی مفید مشورے دیے اور ان کے روشن مستقبل کے لیے نیک تمناؤں کا اظہار کیا۔ اسی طرح سے ڈاکٹر سلمان بیگ (ڈین اکیڈمکس)، ڈاکٹر فہد اقبال، ڈاکٹر نوید حسین، ڈاکٹر آصف رسول، ڈاکٹر دلاور حسین، پروفیسر مومن شہباز، پروفیسر صدیقی محسن، پروفیسر فہد بلال اور ٹریننگ اینڈ پلیسمنٹ سیل کی ٹیم نے بھی بھرپور تعاون پیش کیا۔

کے۔کے۔اردو گرلز ہائی اسکول میں 'قومی یومِ سائنس' جوش و خروش کے ساتھ منایا گیا

جلگاؤں: ۲؍مارچ (عقیل خان بیاولی): جلگاؤں کے۔کے۔اردو گرلز ہائی اسکول و جونیئر کالج میں 28 فروری کو قومی یومِ سائنس نہایت اہتمام کے ساتھ منایا گیا۔ پروگرام کا انعقاد سینئر استاد ذاکر شاہ کی جانب سے کیا گیا جبکہ تقریب پرنسپل تنویر جہاں شیخ کی سرپرستی میں منعقد ہوئی۔ اس موقع پر پرنسپل تنویر جہاں شیخ نے رہنمائی کرتے ہوئے جدید دور میں علم سائنس کی اہمیت پر روشنی ڈالی اور نئی ایجادات و دریافتوں کی جانب راغب ہونے کی تلقین کی۔ انہوں نے مثالوں کے ذریعے طالبات کو سائنسی سوچ اپنانے اور تحقیق و جستجو کا جذبہ پیدا کرنے کی ترغیب دی۔ طالبات میں سائنس کے تئیں دلچسپی اور سائنسی مزاج کو فروغ دینے کے مقصد سے اسکول میں مختلف سرگرمیوں کا اہتمام کیا گیا۔ اس دوران طالبات مصباح شاکر، خنساء فاطمہ، عالیہ پٹیل، علیزہ سید، علینہ عبدالغفار، انعم رفیق، ذکرا، مصیرہ، عالیہ عریبہ، زویریہ اور اشمیراء شیخ نے مختلف سائنسدانوں سے متعلق سیمینار اور پریزنٹیشن پیش کیں۔ ان میں خصوصیت کے ساتھ سائنس کے میدان میں خدمات انجام دینے والی خواتین سائنسدانوں کی زندگی پر مبنی معلوماتی سیمینار شامل تھے نظامت شعبۂ سائنس کے سربراہ عمران خان نے کی جبکہ شکریہ کی رسم ثمینہ شیخ نے ادا کی۔ پروگرام کی کامیابی کے لیے اساتذہ اور غیر تدریسی عملے نے تعاون اور محنت کی۔

ایران کی اصول پسند قیادت کے ظالمانہ قتل پر امت کے درد کی ترجمانی اور وحدتِ اسلامی کی تجدید کا پیغام: حضرت امیر شریعت

پریس ریلیز: پٹنہ، 2؍مارچ 2026:۔ امیر شریعت بہار، اڈیشہ، جھارکھنڈ و مغربی بنگال، حضرت مولانا احمد ولی فیصل رحمانی دامت برکاتہم، سجادہ نشین خانقاہِ رحمانی مونگیر، نے ایران میں پیش آنے والے حالیہ المناک واقعات میں شیخ آیت اللہ علی خامنہ ای اور متعدد اہم ایرانی قائدین و ذمہ داران کے جاں بحق ہونے پر گہرے رنج و غم، شدید صدمہ اور امتِ مسلمہ کے ساتھ قلبی یکجہتی کا اظہار کیا ہے۔ حضرت امیر شریعت نے اس واقعہ کو ایک سنگین ظلم، بین الاقوامی ضمیر کے لیے چیلنج، اور انسانی جان کی حرمت پر کھلا حملہ قرار دیتے ہوئے نہایت سخت اور واضح الفاظ میں اس کی مذمت کی۔ انہوں نے فرمایا کہ آج امتِ مسلمہ جس کرب اور اضطراب سے گزر رہی ہے وہ محض ایک سیاسی واقعہ کا ردِ عمل نہیں بلکہ ایک گہرا روحانی اور اجتماعی زخم ہے، جب کسی مسلم قیادت کو اس طرح نشانہ بنایا جاتا ہے تو اس کے اثرات سرحدوں تک محدود نہیں رہتے بلکہ پوری امت کے احساسات اور وقار کو مجروح کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اسلامی تعلیمات کے مطابق انسانی جان کی حرمت بنیادی اصول ہے، اور کسی بھی ملک یا قیادت کے خلاف اس نوعیت کی کارروائیاں دنیا کو مزید بے یقینی، انتقام اور عدمِ استحکام کی طرف دھکیل دیتی ہیں۔ حضرت امیر شریعت نے مرحوم شیخ آیت اللہ علی خامنہ ای کی شخصیت کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ وہ عالمی سطح پر ایک مضبوط، جرأت مند، بااثر اور اصولی آواز کے طور پر پہچانے جاتے تھے۔ انہوں نے اپنی طویل قیادت کے دوران استقامت، خود اعتمادی اور امت کے اجتماعی شعور کو ابھارنے کی کوشش کی۔ اختلافاتِ مسلک کے باوجود انہوں نے عالمی سطح پر مسلم مسائل، خصوصاً مظلوم اقوام کے حق میں آواز بلند کی، جس کی بازگشت مسلم دنیا میں سنی جاتی تھی۔ ان کا یوں اچانک اٹھ جانا بلاشبہ ایک بڑا خلا پیدا کرتا ہے جسے پر کرنا آسان نہیں ہوگا۔ حضرت امیر شریعت نے امت کے درد کو بیان کرتے ہوئے کہا کہ یہ وقت صرف تعزیت کا نہیں بلکہ غور و فکر کا بھی ہے۔

ظلم کا جواب انتشار سے نہیں بلکہ اتحاد سے دیا جاتا ہے۔ جذبات کی شدت کو حکمت کے دائرے میں رکھ کر عمل درآمد ہونا ہی اہلِ ایمان کی شان ہے۔ انہوں نے واضح کیا کہ اسلامی اخوت کا تقاضا ہے کہ اہلِ قبلہ باہمی احترام اور سنجیدگی کا مظاہرہ کریں، کیونکہ ایسے مواقع پر داخلی اختلافات کو ہوا دینا امت کو مزید کمزور کرتا ہے۔ انہوں نے عالمی برادری سے اپیل کی کہ وہ طاقت کے استعمال کے بجائے انصاف، شفافیت اور مکالمہ کا راستہ اختیار کرے۔ اگر عالمی طاقتیں اپنی ذمہ داریوں کو محسوس نہ کریں تو اس نوعیت کے واقعات پورے خطے کو عدم استحکام کی طرف لے جا سکتے ہیں۔ انسانی جانوں کا تحفظ اور بین الاقوامی قوانین کی پاسداری ہی پائیدار امن کی بنیاد بن سکتی ہے۔ حضرت امیر شریعت نے ایران کے عوام، متاثرہ خاندانوں اور پوری مسلم دنیا کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ایسے سانحات میں سب سے اہم چیز باہمی تعاون، صبر اور اجتماعی نظم ہے۔ انہوں نے مساجد، مدارس اور اسلامی اداروں سے اپیل کی کہ وہ دعاؤں، اصلاحی بیانات اور وحدتِ امت کے پیغامات کے ذریعے عوام کو مثبت اور تعمیری راستے کی طرف رہنمائی کریں۔ اختتام میں حضرت امیر شریعت نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ جاں بحق قائدین پر اپنی رحمت نازل فرمائے، ان کے اہلِ خانہ کو صبر اور سکون عطا فرمائے، ایران کے عوام کو استحکام اور سلامتی نصیب فرمائے، اور امتِ مسلمہ کو اتحاد، بصیرت، حکمت اور ثابت قدمی عطا فرمائے تاکہ وہ ظلم کے مقابلے میں اخلاقی قوت اور اجتماعی شعور کے ساتھ کھڑی ہو سکے۔

علی خامنہ ای کی شہادت: ایم ایم کے صدر پروفیسر ایم ایچ جواہر اللہ نے امریکہ-اسرائیل کے دہشت گردانہ حملے کی شدید مذمت کی

چنئی: ۲؍مارچ (پریس ریلیز)۔ ایم ایم کے (MMK) پارٹی کے ریاستی صدر پروفیسر ایم ایچ جواہر اللہ ایم ایل اے نے اپنے جاری کردہ اخباری بیان میں اسلامی جمہوریہ ایران کے سپریم لیڈر علی خامنہ ای کے انتقال کی خبر پر گہرے صدمے اور گہری تشویش کا اظہار کیا ہے۔ امریکہ اور اسرائیل کی طرف سے مشترکہ طور پر کیے گئے مبینہ فضائی دہشت گردانہ حملے کی سخت مذمت کرتے ہوئے کہا ہے کہ ایسے حملے ایک آزاد ملک کی خودمختاری کی کھلی خلاف ورزی ہے۔ اگر یہ فوجی کارروائی اقوام متحدہ کی اجازت کے بغیر کی گئی تو یہ بین الاقوامی قانون اور اقوام متحدہ کے چارٹر میں درج بنیادی اصولوں کی خلاف ورزی کرتے ہوئے ایک خطرناک مثال قائم کرتی ہے۔ کسی قوم کی سیاسی اور مذہبی قیادت کو نشانہ

بنانے والا حملہ محض علاقائی امن کو غیر مستحکم کرنے والا عمل نہیں ہے۔ یہ عالمی امن اور سلامتی کے لیے ایک سنگین خطرہ ہے۔ اس طرح کی یکطرفہ جارحیت سے مشرق وسطیٰ کے خطے کو مزید اور شدید تنازعات میں دھکیلنے کا خطرہ ہے۔ کئی دہائیوں سے سفارتی مصروفیات اور مذاکرات کے ذریعے حل کیے جانے والے مسائل کبھی بھی فوجی حملوں سے حل نہیں ہو سکتے۔ جنگ کوئی حل نہیں ہے۔ یہ صرف انسانی مصائب، جانی نقصان اور تباہی کو بڑھاتا ہے۔ لہٰذا امریکہ اور اسرائیل کو فوری طور پر تمام فوجی کارروائیاں بند کرنی چاہئیں۔ عالمی برادری کو صورتحال کو کم کرنے اور استحکام کی بحالی کے لیے فوری مداخلت کرنی چاہیے۔ تمام تنازعات کو سفارتی ذرائع اور پرامن مذاکرات کے ذریعے حل کیا جانا چاہیے۔ اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کا ہنگامی اجلاس بلانا چاہیے تاکہ علاقائی امن کو یقینی بنانے کے لیے ضروری اقدامات کیے جائیں۔ ہم ایک خودمختار قوم کے خلاف ہونے والے کسی بھی حملے کی شدید مذمت کرتے ہیں۔ ہم دنیا کے تمام ممالک پر زور دیتے ہیں کہ وہ ذمہ داری کے ساتھ کام کریں اور اس بات کی تصدیق کریں کہ امن، جنگ نہیں، انسانیت کے لیے پائیدار راستہ ہے۔

اردو یونیورسٹی میں بی ایڈ ITEP میں داخلوں کا اعلامیہ جاری

۱۰؍مارچ تک فارم داخل کرنے کی آخری تاریخ

حیدرآباد، 2 مارچ (پریس نوٹ) مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کی جانب سے جاری کردہ اعلامیہ کے بموجب یونیورسٹی میں 4 سالہ بی ایڈ انٹیگریٹڈ ٹیچر ایجوکیشن پروگرام (ITEP) میں داخلے کے خواہشمند طلبہ NTA کی ویب سائٹ پر اپنے فارم داخل کر سکتے ہیں۔ فارم داخل کرنے کی آخری تاریخ 10 مارچ 2026 مقرر ہے۔ ڈائرکٹر نظامت داخلہ پروفیسر ایم ونجا کے مطابق مانو کے حیدرآباد کیمپس میں بی اے بی ایڈ (سیکنڈری)، بی ایس سی بی ایڈ (سیکنڈری)، بی کام بی ایڈ (سیکنڈری) کورسس دستیاب ہیں۔ جبکہ دربھنگہ، بہار کیمپس میں بی اے بی ایڈ (پریپریٹری) میں داخلہ لیا جا سکتا ہے۔ ان میں سے ہر کورس میں 50 نشستیں دستیاب ہیں۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کا اسکول آف ایجوکیشن ہندوستان کا سب سے بڑا ایجوکیشن اسکول ہے۔ جہاں پر حیدرآباد کے علاوہ دربھنگہ (بہار)، سری نگر (کشمیر)، بھوپال (مدھیہ پردیش)، آسنسول (مغربی بنگال)، چھترپتی سمبھاجی نگر (اورنگ آباد، مہاراشٹرا)، بیدر (کرناٹک)، نوح (ہریانہ)، سنبھل (اتر پردیش) میں کالج آف ٹیچر ایجوکیشن چلائے جا رہے ہیں۔ فی الحال بی ایڈ ITEP کے کورسز صرف حیدرآباد اور دربھنگہ کیمپس میں دستیاب ہے۔ اردو یونیورسٹی میں انٹگریٹیڈ ٹیچر ایجوکیشن 4 سالہ کورس تین سال قبل شروع کیا گیا تھا۔ اردو یونیورسٹی کے اسکول آف ایجوکیشن سے کامیابی حاصل کرنے والے طلبہ کو بڑے پیمانے پر سرکاری نوکریاں حاصل ہو رہی ہیں۔ بی ایڈ ITEP میں داخلے نیشنل کامن انٹرنس ٹسٹ (NCET) کے ذریعہ حاصل کیے جا سکتے ہیں، جن کا اہتمام نیشنل ٹسٹنگ ایجنسی (NTA) کی جانب سے کیا جا رہا ہے۔ داخلے کے خواہشمند طلبہ لنک https://exams.nta.nic.in/ncet/ پر رجسٹریشن کروا سکتے ہیں۔ تفصیلی پراسپکٹس یونیورسٹی ویب سائٹ www.manuu.edu.in پر ملاحظہ کیا جا سکتا ہے۔

اردو اسکول رانجن گاؤں میں ضلع پریشد جلگاؤں کا ''ایک مثالی اسکول اور مثالی بچے'' کا انعقاد

رانجن گاؤں: ۲؍مارچ (راست):۔ چند روز قبل، رانجن گاؤں ضلع پریشد اردو اسکول کے بچوں کی دو ویڈیو کلپ دیکھنے کا اتفاق ہوا، خوشی ہوئی، میں نے شکیل سبحانی سر سے اجازت چاہی کہ کیوں نا اسے ربانی دی اسکالر یوٹیوب چینل پر اپ لوڈ کر دیا جائے موصوف نے شکریہ کے کلمات ادا کرتے ہوئے یہ گزارش کی کہ بہتر ہوگا آپ اس اسکول کی وزٹ کریں میسیج کے ذریعے ہوئی یہی گفتگو، رانجن گاؤں ضلع پریشد اردو اسکول پہنچنے کا سبب بنی، جب میں نے چھوٹے سے اک گاؤں میں پہنچ کر وہاں کے طلبا و طالبات کی تعلیمی کیفیت کا جائزہ لیا تو دل خوشیوں سے جھوم اٹھا، میرے تصور سے کہیں بڑھ کر یہاں کا تعلیمی نظام نظر آیا۔ اردو ہی کیا؟ انگریزی کی ہی بات کیوں کریں؟ مراٹھی تو مراٹھی الجبرا اور جیومیٹری جیسے مضامین میں بھی اس اسکول کے بچے کسی بھی پرائیویٹ اسکولوں کے طلبا سے کمتر نہیں ہیں ان طلبہ کے اندر جو خود اعتمادی ہے، وہ اس بات کے اظہار

کے لیے کافی ہے کہ ان کے اساتذہ نے بڑی محنت توجہ اور دیانت داری کے ساتھ انہیں علم سے آراستہ کرنے کی کوشش کی ہے میں اس بات کے اظہار میں کوئی مبالغہ نہیں سمجھتا کہ ضلع پریشد جلگاؤں کا یہ اردو اسکول صرف چالیس گاؤں تعلقہ کا ہی نہیں بلکہ پورے ضلع جلگاؤں کا ایک مثالی اسکول ہے یہاں کے طلبہ بھی مثالی ہیں، اس اسکول کے اساتذہ شکیل سبحانی سر، مشتاق احمد شفیع سر اور یوسف اقبال سر، اسی طرح ان اساتذہ کے ذریعے اسکول میں اپوائنٹ کی گئیں محترمہ کریمہ باجی کو میں دل کی گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرنا چاہوں گا کہ ان سب نے مل کر اردو اسکول رانجن گاؤں کے طلبہ کی تعلیمی ترقی کو قابل رشک بنایا ہے، شکیل سبحانی سر نے بتایا کہ کیندر پرمکھ ناصر خان سر اور اردو اسکول رانجن گاؤں کے سابق اساتذہ عثمان جناب، لئیقہ میڈم، نوید سر، شبیر سر، خضر سر وغیرہ کی خدمات کو ہم نے آگے بڑھانے کی کوشش کی ہے، اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس کے مثبت نتائج سامنے آرہے ہیں محترم قارئین! پنون بھارت اور پنون مہاراشٹر کے لیے راجیہ اور کیندر سرکاریں، پانی کی طرح روپیہ بہا رہی ہیں، جس کا مقصد طلبہ کی تعلیمی ترقی ہے، جلگاؤں ضلع کی سی او میڈم محترمہ مینل کرنوال نے اس تعلق سے پورے جلگاؤں ضلع میں زبردست بیداری پیدا کی ہے، جس کے تحت چالیس گاؤں تعلقہ کے گٹ شکشن ادھیکاری شری ولاس بھوئی صاحب کی قیادت میں تعلقہ کی اسکولوں میں بہتر کام ہو رہا ہے، میں سمجھتا ہوں، اردو اسکول رانجن گاؤں کے طلبہ کی یہ تعلیمی ترقی سی او میڈم صاحبہ کی کوششوں کا ہی ایک اہم حصہ ہے کہ ان کی رہنمائی میں اساتذہ محنت کر رہے ہیں اور ضلع پریشد جلگاؤں کا ایک اردو اسکول ایسا ہے، جہاں کے بچوں کی تعلیمی ترقی کو بڑی شان کے ساتھ پورے مہاراشٹر میں پیش کیا جا سکتا ہے میں نے جو تاثرات پیش کیے ہیں، اس کی تصدیق کے لیے یکے بعد دیگرے آنے والی ویڈیو کلپس کو آپ دیکھنے کے بعد مجھے یقین ہے کہ آپ بھی اسے غیر معمولی اور مثالی کاوش قرار دیں گے۔

مرکز مغربی ایشیا میں پھنسے ہوئے ہندوستانیوں کو واپس لانے کے لیے تیار: پرہلاد جوشی

بنگلورو، 2 مارچ۔ ایم این این۔ مرکزی وزیر پرہلاد جوشی نے پیر کو کہا کہ مرکز خلیجی خطہ میں پھنسے ہوئے ہندوستانیوں کو واپس لانے کے لئے پوری طرح تیار ہے اور ان کی حفاظت کو یقینی بنانے کے لئے بیرون ملک ہندوستانی مشنوں سے رابطے میں ہے۔ ایک بیان میں، جوشی نے کہا کہ جنگ کی صورتحال سے متاثر ہونے والوں کی بحفاظت واپسی میں سہولت فراہم کرنے کے لیے متعلقہ سفارت خانوں کے سینئر حکام کے ساتھ بات چیت کی گئی ہے۔ ''جب بھی کناڈیگاس اور دیگر ہندوستانیوں کو دنیا میں کہیں بھی پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے، مرکزی حکومت نے ان کی بحفاظت واپسی کو یقینی بنایا ہے۔ اس سے پہلے ہم یوکرین میں پھنسے ہوئے لوگوں کو واپس لائے تھے۔ ہندوستانی جہاں بھی

ہیں، ان کی حفاظت ہماری اولین ترجیح ہے۔ جوشی نے کہا کہ ایران-اسرائیل تنازعہ کی شدت کی وجہ سے کناڈیگاوں کو مشکلات کا سامنا کرنے کے بارے میں معلومات موصول ہوئی ہیں، اور ان کے تحفظ کے لیے ضروری اقدامات کرنے کے لیے سینئر وزراء سے فوری مشاورت کی گئی ہے۔ پریشان کنبوں کو تسلی دیتے ہوئے وزیر نے کہا کہ گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے اور حکومت تمام ہندوستانیوں کو بحفاظت واپس لانے کے لیے پرعزم ہے۔ انہوں نے کہا کہ جنگ سے متاثرہ علاقوں میں فضائی سفر اس وقت خطرناک ہے اور مزید اقدامات کرنے سے قبل ماہرین سے مشورہ لیا جا رہا ہے۔ جوشی نے کہا کہ دبئی میں پھنسے ہوئے لوگوں کی مدد کے لیے بھی کوششیں جاری ہیں، جہاں فلائٹ آپریشن متاثر ہوا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ''کسی کو بھی پریشان نہیں ہونا چاہیے۔ انہیں بحفاظت واپس لانے کے لیے سنجیدہ کوششیں کی جا رہی ہیں۔

ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے بھارت-ڈیلاویئر بائیو مینوفیکچرنگ ورکنگ گروپ کی تجویز پیش کی

نئی دہلی۔ 2؍مارچ۔ ایم این این۔ سائنس اور ٹیکنالوجی کے مرکزی وزیر ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے پیر کے روز کہا کہ بھارت اور امریکہ کو جدید بائیو مینوفیکچرنگ کے شعبے میں ایک منظم بھارت۔ ڈیلاویئر شراکت داری کی جانب پیش قدمی کرنی چاہیے۔ انہوں نے تجویز پیش کی کہ ایک چھوٹا ورکنگ گروپ قائم کیا جائے تاکہ جاری مباحثوں کو تحقیق، مینوفیکچرنگ اور اسٹارٹ اپ ماحولیاتی نظام میں ٹھوس تعاون میں تبدیل کیا جا سکے۔ یہ تجویز اس وقت سامنے آئی جب انہوں نے آج یہاں سیوا تیرتھ میں ڈیلاویئر کے گورنر میٹ مائر کی قیادت میں آنے والے امریکی وفد سے ملاقات کی۔ دونوں فریقین نے دواسازی، بائیوٹیکنالوجی، صاف توانائی اور جدت پر مبنی صنعتی ترقی کے شعبوں میں دوطرفہ تعاون پر خصوصی توجہ مرکوز کی۔ ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے اس بات پر زور دیا کہ سائنس، ٹیکنالوجی اور بائیوٹیکنالوجی بھارت۔ امریکہ جامع اسٹریٹجک شراکت داری کا ایک اہم ستون ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بھارت ایسے امریکی ریاستوں کے ساتھ، جہاں مضبوط جدت پر مبنی ماحولیاتی نظام موجود ہے، مزید گہرے تعاون کے لیے ''گہرے تعلقات کے لیے اچھی صلاحیت'' دیکھتا ہے۔ انہوں نے بائیوٹیکنالوجی اور دواسازی کی جدت کے شعبے میں بھارت کے عالمی مرکز کے طور پر ابھرنے کو بھی اجاگر کیا، جہاں تحقیق و ترقی سے لے کر بڑے پیمانے پر، کم لاگت اور مؤثر مینوفیکچرنگ تک جامع صلاحیتیں موجود ہیں۔ حکومت، تعلیمی اداروں، صنعت اور اسٹارٹ اپس کو جوڑنے والے بھارت کے مربوط اختراعی ڈھانچے کی جانب اشارہ کرتے ہوئے وزیر موصوف نے کہا کہ کونسل آف سائنٹفک اینڈ انڈسٹریل ریسرچ (سی ایس آئی آر) 37 لیبارٹریوں اور 7500 سے زیادہ سائنسدانوں کے ساتھ ملک کی صنعتی تحقیق و ترقی کی کوششوں میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ انہوں نے گرین ہائیڈروجن اور کوانٹم ٹیکنالوجیز سے لے کر بائیو سائنسز اور بائیو فارما تک کے قومی مشنوں میں سی ایس آئی آر کے کردار اور اہم دواؤں کی ترقی کے عمل میں اس کے تعاون کا ذکر کیا۔ ڈیلاویئر کے بایو سائنس ماحولیاتی نظام کا حوالہ دیتے ہوئے جس میں نیشنل انسٹی ٹیوٹ فار انوویشن اِن مینوفیکچرنگ بایوفارماسیوٹیکلز (این آئی آئی ایم بی ایل) بھی شامل ہے، ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے کہا کہ جدید بائیو مینوفیکچرنگ، مصنوعی ذہانت سے مربوط عمل، تیز رفتار اسکیل اپ ٹیکنالوجیز اور اگلی نسل کے بائیولوجکس اور ویکسینز کے شعبوں میں تعاون کے لیے ''مضبوط امکانات'' موجود ہیں۔ انہوں نے تجویز پیش کی کہ کم لاگت اور مؤثر مینوفیکچرنگ میں بھارت کی مہارت، ڈیلاویئر کی بڑی امریکی دواساز کمپنیوں سے قربت کے ساتھ مل کر عالمی صحت کی ضروریات کے لیے سستی بائیولوجکس، بائیوسملرز اور ویکسینز کی مشترکہ تیاری (کو-ڈیولپمنٹ) کو فروغ دے سکتی ہے۔

نیتی آیوگ اور جے آئی سی اے نے جاپان۔بھارت امید افزاء اضلاع اور بلاکوں میں ایس ڈی جی کے تئیں تعاون پر مبنی اقدامات کے دوسرے مرحلے کے لیے بات چیت کے ریکارڈ پر دستخط کیے

نئی دہلی۔ 2؍مارچ۔ ایم این این۔ بھارت۔ جاپان ترقیاتی تعاون کو مضبوط بنانے کی ایک اہم پیش رفت کے طور پر، نیتی آیوگ اور جاپان انٹرنیشنل کوآپریشن ایجنسی (جے آئی سی اے) نے آج ''جاپان۔بھارت اشتراکی اقدامات برائے پائیدار ترقی کے اہداف (ایس ڈی جیز) مرحلہ دوم'' کے پروگرام کے فروغ کے لیے ریکارڈ آف ڈسکشنز (آر او ڈی) پر دستخط کیے۔ اس موقع پر جناب روہت کمار، اضافی سیکریٹری اور مشن ڈائریکٹر، اسپیریشنل اضلاع اور بلاکس پروگرام، نیتی آیوگ اور ٹاکوچی تاکورو، چیف ریپریزنٹیٹو، جے آئی سی اے انڈیا بھی موجود تھے۔ یہ تعاون بھارت۔جاپان کے مضبوط ترقیاتی شراکت داری کی دوبارہ تائید کرتا ہے اور خاص طور پر اسپیریشنل اضلاع (اے ڈیز) اور اسپیریشنل بلاکس (اے بیز) میں پائیدار ترقی کے اہداف)ایس ڈی جیز) کے حصول کی مشترکہ کوششوں کو آگے بڑھاتا ہے۔ جناب روہت کمار نے اس بات پر زور دیا کہ یہ شراکت داری ادارہ جاتی صلاحیتوں، مشترکہ علم اور عملی تجربے کو یکجا کرتی ہے تاکہ کم ترقی یافتہ علاقوں میں شمولیتی ترقی کی رفتار کو تیز کیا جا سکے۔ اے ڈی پی اور اے بی پی کے تحت پروجیکٹ کا مقصد چھ موضوعات-عالمی شراکت داری، صحت اور غذائیت، تعلیم، زراعت اور آبی وسائل، مالی شمولیت اور ہنرمندی کی ترقی اور بنیادی ڈھانچے میں پالیسی فریم ورک اور نفاذ کے نظام کو مضبوط کرنا ہے۔ یہ ادارہ جاتی صلاحیت سازی، بہتر نگرانی اور تشخیص اور ایس ڈی جیز کی موثر لوکلائزیشن پر مرکوز ہے۔ اس منصوبے کے تحت اہم سرگرمیوں میں عوام سے عوام کے درمیان رابطے اور صلاحیت سازی کے تبادلے، جاپان۔بھارت نالج فورمز، بہترین عملی مشقوں کی شناخت اور ان کا اشتراک، اسپیریشنل اضلاع اور اسپیریشنل بلاکس کو ہدف بنا کر معاونت فراہم کرنا شامل ہیں۔ جے آئی سی اے انڈیا کے چیف نمائندے جناب ٹاکوچی تاکورو نے اے ڈی پی اور اے بی پی کے کامیاب نفاذ کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ ہندوستان کا ضلع اور بلاک سطح کا نگرانی نظام عالمی سطح پر نمایاں ہے۔ انہوں نے زور دے کر کہا کہ یہ پروجیکٹ ایک باہمی فائدہ مند، تعاون پر مبنی پہل کی نمائندگی کرتا ہے جو جاپان-بھارت شراکت داری کو مزید مستحکم کرتا ہے۔ ریکارڈ آف ڈسکشنز پشر دستخط بھارت۔جاپان شراکت داری کی گہرائی کو اجاگر کرتے ہیں اور اس بات کی عکاسی کرتے ہیں کہ اسپیریشنل اضلاع اور بلاکس میں ادارہ جاتی صلاحیت کو مضبوط کرنے اور شواہد پر مبنی حکمرانی کے ذریعے 2030 تک پائیدار ترقی کے اہداف (ایس ڈی جیز) کے حصول کے لیے دونوں ممالک مشترکہ طور پر پُرعزم ہیں۔

☆☆☆☆☆

بلوچستان لبریشن فرنٹ کی 27 کاروائیوں میں دشمن کے 36 فوجی اہلکار ہلاک

بلوچستان۔ 2؍مارچ۔ ایم این این۔ بلوچستان لبریشن فرنٹ کے ترجمان میجر گہرام بلوچ نے میڈیا کو جاری کردہ بیان میں کہا ہے کہ بی ایل ایف کے سرمچاروں نے فروری 2026 میں قابض پاکستانی فوج، اس کے ذیلی اداروں، نام نہاد معاشی منصوبوں اور دفاعی تنصیبات پر حملوں میں غیر معمولی تیزی لاتے ہوئے مقبوضہ بلوچستان کے 16 مختلف علاقوں میں کاروائیوں کے دوران دشمن کو بھاری جانی اور مالی نقصان پہنچایا ہے۔ ان منظم کارروائیوں کا مقصد قبضہ گیر ریاست کے استحصالی ڈھانچے کی جڑوں کو کھوکھلا کر کے مفلوج کرنا اور بلوچ قومی وسائل کی لوٹ مار کو روکنا ہے۔ بی ایل ایف کی ان مسلح کارروائیوں کے نتیجے میں فروری کے مہینے میں مجموعی طور پر دشمن فوج کے 36 اہلکار ہلاک اور 3 شدید زخمی ہوئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بی ایل ایف نے فروری کی سب سے اہم اور بڑی کارروائی واشک شہر میں سرانجام دیا جہاں سرمچاروں نے تزویراتی حکمت عملی کے تحت پورے شہر کا مکمل محاصرہ کرتے ہوئے قابض انتظامیہ کو بے بس کر دیا۔ اس آپریشن کے دوران سرمچاروں نے ڈپٹی کمشنر (DC) کے دفتر، ایس پی (SP) آفس اور نیشنل بینک سمیت تمام اہم سرکاری و دفاعی تنصیبات کو گھیرے میں لے لیا اور کئی گھنٹوں تک شہر کے مرکزی بازار اور انتظامی مراکز پر سرمچاروں کا مکمل کنٹرول رہا۔ یہ آپریشن اس حقیقت کا ثبوت ہے کہ جذبہ آزادی سے سرشار سرمچاروں کی کامیاب عسکری حکمت عملی اور منظم کاروائیوں کے باعث دشمن کی گرفت مقبوضہ بلوچستان کے شہری مراکز میں بھی انتہائی مفلوج اور کمزور ہو چکی ہے۔ واشک شہر کے اس محاصرے کے دوران بی ایل ایف کی کاروائیوں میں دشمن کے 13 فوجی اہلکار ہلاک اور متعدد زخمی ہو گئے۔ ترجمان نے کہا کہ سرمچاروں نے ہلاک ہونے والے اہلکاروں کا تمام جدید اسلحہ اپنے قبضے میں لے لیا اور دو فوجی گاڑیوں کو نذرِ آتش کر دیا۔ یہ معرکہ دشمن کے لیے ایک واضح پیغام تھا کہ بلوچستان کی سرزمین پر قابض فوج کے لیے اب کوئی جگہ محفوظ نہیں رہی ہے اور ہر قدم پر انھیں سرمچاروں کے مہلک حملوں اور مزاحمت کا سامنا کرنا پڑے گا۔ انہوں نے کہا کہ انٹیلیجنس کے محاذ پر بھی دشمن کو زک پہنچاتے ہوئے بی ایل ایف کے سرمچاروں نے گوادر میں ایک کامیاب کاروائی کے دوران ملٹری انٹیلیجنس (MI) کے ایک کلیدی اہلکار کو ہلاک کیا۔ مذکورہ اہلکار بلوچ فرزندوں کی

دسویں اور باہویں جماعت کے کھلاڑی طلباء رعایتی نمبرات کیلئے آن لائن درخواست جمع کروائیں

ناندیڑ: دسویں اور بارہویں جماعت کے امتحانات میں شریک ہونے والے کھلاڑی طلبہ کے لیے اسپورٹس رعایتی نمبرات کی تجویزات آن لائن جمع کرانے کی آخری تاریخ 15 اپریل 2026 مقرر کی گئی ہے۔ اس سلسلے میں Board Divisional Latur نے متعلقہ اداروں اور طلبہ کو اطلاع جاری کی ہے۔ اعلامیے کے مطابق فروری تا مارچ 2026 میں ہونے والے دسویں (SSC) اور بارہویں (HSC) کے امتحانات میں شریک کھلاڑی طلبہ، نیز این سی سی اور اسکاؤٹ گائیڈ سے وابستہ طلبہ کو سرکاری ضابطے کے تحت اضافی رعایتی نمبرات دیے جاتے ہیں۔ اس حوالے سے حکومت کی جانب سے 20 دسمبر 2018 کو باقاعدہ حکم نامہ جاری کیا گیا تھا۔ اس کے تحت Education Secondary Higher and Secondary of Board State Maharashtra سے منسلک تمام ثانوی اسکولوں اور جونیئر کالجوں کے پرنسپل، اساتذہ، طلبہ اور والدین کو ہدایت دی گئی ہے کہ وہ اس عمل کی بروقت تکمیل کو یقینی بنائیں۔ حکومتی فیصلے کے مطابق کھلاڑی طلبہ کی اسپورٹس رعایت سے متعلق تجاویز ضلع کھیل افسران کے ذریعے جبکہ این سی سی اور اسکاؤٹ گائیڈ سے متعلق تجاویز تعلیمی افسر (ثانوی) کے ذریعے ہر سال ڈویژنل بورڈ کو بھیجی جاتی ہیں۔ اسی سلسلے میں فروری۔ مارچ 2026 کے امتحانات میں شریک کھلاڑی طلبہ کی تجاویز ضلع کھیل افسران کو ''آپلے سرکار'' پورٹل کے ذریعے 15 اپریل 2026 تک آن لائن متعلقہ ڈویژنل بورڈ کو ارسال کرنا ہوں گی، جبکہ این سی سی اور اسکاؤٹ گائیڈ سے متعلق تجاویز تعلیمی افسران کو مقررہ طریقہ کار کے مطابق اسی تاریخ تک بھیجنی ہوں گی۔ Board Divisional Latur کے سیکریٹری نے تمام ضلع کھیل افسران، تعلیمی افسران، اسکولوں و جونیئر کالجوں کے سربراہان، اساتذہ، طلبہ اور والدین سے اپیل کی ہے کہ وہ اس ہدایت کا نوٹس لیتے ہوئے مقررہ تاریخ سے پہلے تمام ضروری کارروائی مکمل کریں۔

کنوٹ پولیس کی کارروائی: جرائم پیشہ ٹولی کے دو افراد چھ ماہ کے لیے ضلع ناندیڑ سے جلاوطن

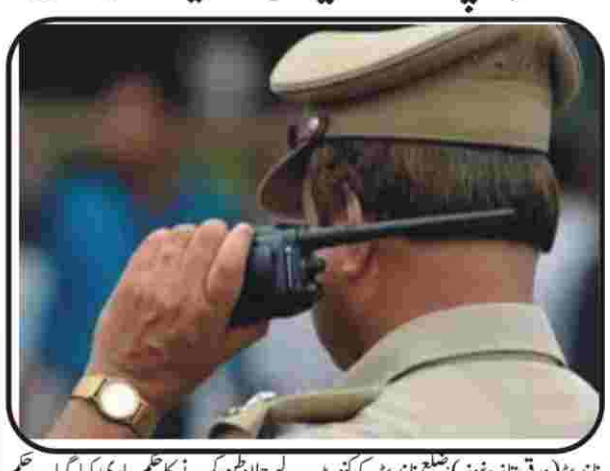

ناندیڑ (ورق تازہ نیوز): ضلع ناندیڑ کے کنوٹ پولیس اسٹیشن کی حدود میں مال اور جسم کے خلاف جرائم میں ملوث ایک ٹولی کے دو افراد کو چھ ماہ کے لیے ضلع بدر (ہدد پار) کرنے کی کارروائی عمل میں لائی گئی ہے۔ یہ کارروائی ضلع پولیس سپرنٹنڈنٹ جناب ایناش کمار کی ہدایت پر کی گئی۔ پولیس کے مطابق کنوٹ پولیس اسٹیشن کے پولیس انسپکٹر گنیش وینکٹ راو? کراڈ کی جانب سے مہاراشٹر پولیس ایکٹ 1951 کی دفعہ 55 کے تحت تجویز پیش کی گئی تھی۔ اس تجویز کی بنیاد پر کنوٹ کے گنگا نگر کے رہائشی اجیت بابو بیلے (32 سال) اور چندرکانت عرف چندو بابو بیلے (25 سال) کو ضلع ناندیڑ کی حدود سے چھ ماہ کے لیے جلاوطن کرنے کا حکم جاری کیا گیا۔ یہ حکم ضلع پولیس سپرنٹنڈنٹ جناب ایناش کمار کی جانب سے جاری کیا گیا جس کے مطابق مذکورہ افراد کو حکم نامہ نمبر 598/2026 مورخہ 4 فروری 2026 کے تحت ضلع ناندیڑ سے چھ ماہ کے لیے ہدد پار کیا گیا ہے۔ اس مدت کے دوران انہیں پولیس سپرنٹنڈنٹ کی اجازت کے بغیر ضلع ناندیڑ میں داخل ہونے یا کہیں بھی موجود رہنے کی اجازت نہیں ہوگی۔ پولیس کے مطابق ان افراد کے خلاف مال اور جسم کے خلاف متعدد جرائم درج ہیں اور یہ افراد علاقے میں دہشت اور خوف کا ماحول پیدا کر رہے تھے جس کے باعث ان کے خلاف یہ کارروائی ضروری سمجھی گئی۔

ناندیڑ دیہی پولیس کی کارروائی غیر قانونی خنجر رکھنے والا نوجوان گرفتار

ناندیڑ: (ورق تازہ) ناندیڑ دیہی پولیس نے غیر قانونی طور پر اسلحہ لے کر گھومنے والے ایک نوجوان کے خلاف کارروائی کرتے ہوئے اسے گرفتار کرلیا اور اس کے قبضے سے لوہے کا خنجر ضبط کرلیا ہے۔ پولیس سے موصولہ اطلاعات کے مطابق یکم مارچ 2026 کو موصول ہونے والی خفیہ اطلاع کی بنیاد پر پولیس ٹیم نے چندا سنگھ کارنر، مہندرا شوروم کے سامنے ناندیڑ میں کارروائی کی۔ اس دوران ایک مشتبہ شخص کو حراست میں لے کر اس کی تلاشی لی گئی، جس کے قبضے سے تقریباً 17 انچ لمبا لوہے کا خنجر برآمد ہوا۔ ضبط شدہ خنجر کی قیمت تقریباً 200 روپے بتائی گئی ہے۔ گرفتار ملزم کی شناخت ساگر سنیل پوَلے (23 سال)، پیشہ مزدوری، ساکن بالیرام پور، ناندیڑ کے طور پر ہوئی ہے۔ پولیس نے اس کے خلاف ناندیڑ دیہی پولیس اسٹیشن میں اسلحہ ایکٹ کی دفعہ 25/4 کے تحت مقدمہ درج کرلیا ہے۔ یہ کارروائی سپرنٹنڈنٹ آف پولیس ناندیڑ اویناش کمار، ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ آف پولیس ارچنا پاٹل (بھوکر)، ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ آف پولیس سورج گرواور سب ڈویژنل پولیس آفیسر پرشانت شندے کی رہنمائی میں انجام دی گئی۔ اس کارروائی میں پولیس انسپکٹر اومکانت چیچولکر، سنتوش جادھو، وشنو کلیانکر اور گووینڈر سرملوار نے حصہ لیا۔ سپرنٹنڈنٹ آف پولیس اویناش کمار نے کامیاب کارروائی پر پولیس افسران اور اہلکاروں کی ہمت افزائی کی ہے۔

آر پی ایف ناندیڑ ڈویژن کے مسافروں کی حفاظت کیلئے سخت اقدامات

''آپریشن ننھے فرشتے'' اور ''آپریشن یاتری سکیورٹی'' کے تحت نمایاں کامیابیاں

ناندیڑ: (ورق تازہ نیوز) جنوبی وسطی ریلوے کے ناندیڑ ڈویژن کے تحت ریلوے پروٹیکشن فورس (آر پی ایف) اور کرائم انٹیلیجنس برانچ (CIB) نے ریلوے پولیس (جی آر پی) کے ساتھ تال میل رکھتے ہوئے مسافروں کی حفاظت، تحفظ اور بچوں کے تحفظ کے لیے مسلسل مہمات چلا کر اپنی وابستگی کو ایک بار پھر ثابت کیا ہے۔ مورخہ 28 فروری 2026 کو ٹرین نمبر 12716 ایکسپریس جب جالنا ریلوے اسٹیشن پر پہنچی تو آر پی ایف کے چوکس اہلکاروں نے جنرل کوچ میں ایک کم عمر لڑکے کو مشتبہ حالت میں اکیلے سفر کرتے ہوئے دیکھا۔ پوچھ گچھ کے دوران کسی بھی مسافر کو اس کے بارے میں معلومات نہیں تھیں۔ بعد ازاں اس لڑکے کو محفوظ تحویل میں لے کر آر پی ایف پوسٹ جالنا لایا گیا۔ ابتدائی تفتیش میں اس نے بتایا کہ وہ اپنے بڑے بھائی کو اطلاع دیے بغیر گھر سے نکل آیا ہے۔ اس کا بڑا بھائی چھترپتی سمبھاجی نگر میں ملازمت کرتا ہے۔ آر پی ایف نے فوری طور پر اس کے اہل خانہ سے رابطہ قائم کیا اور چائلڈ ویلفیئر کمیٹی (CWC)، جالنا کے ساتھ رابطہ کر کے ضروری جانچ کے بعد بچے کو مزید قانونی تحفظ کے لیے کمیٹی کے حوالے کر دیا۔ یہ بروقت کارروائی ''آپریشن ننھے فرشتے'' کے تحت آر پی ایف کی انسانی ہمدردی اور ذمہ داری کا واضح ثبوت ہے۔ اس مہم کا مقصد ریلوے احاطے میں موجود بے سہارا اور کم عمر بچوں کی حفاظت اور بحالی کو یقینی بنانا ہے۔

آپریشن یاتری سکیورٹی

جرائم کے خلاف مؤثر کارروائیاں

''آپریشن یاتری سکیورٹی'' کے تحت ڈویژن میں درج ذیل کامیاب کارروائیاں انجام دی گئیں:

1) پربھنی میں چوری کی کوشش ناکام

کرائم انٹیلیجنس برانچ (CIB) ناندیڑ اور آر پی ایف پربھنی کی مشترکہ ٹیم نے پربھنی ریلوے اسٹیشن پر ایک مسافر کا سامان چوری کرنے کی کوشش کرنے والے ملزم کو رنگے ہاتھوں گرفتار کرلیا۔ ملزم کو مزید کارروائی کے لیے جی آر پی پربھنی کے حوالے کر دیا گیا ہے اور اس کے خلاف متعلقہ قوانین کے تحت مقدمہ درج کیا گیا ہے۔

2) ناندیڑ میں فرار ڈکیتی کا ملزم گرفتار

مورخہ 27 فروری 2026 کو تقریباً رات 9 بجے کرائم انٹیلیجنس برانچ ناندیڑ اور ریلوے پولیس ناندیڑ کی مشترکہ ٹیم نے جی آر پی ناندیڑ کیس نمبر 40/2026 کے تحت BNS دفعہ 309(3) میں مطلوب مفرور ملزم کو گرفتار کرلیا۔

ملزم نے ناندیڑ یارڈ کے علاقے میں ایک مسافر کو لوٹ کر درج ذیل سامان چوری کیا تھا:

سونے کی چین — قیمت 80,000 روپے

اوپو موبائل فون — قیمت 24,999 روپے

نقد رقم — 4,000 روپے

کل مالیت: 1,08,999 روپے

تفتیش کے دوران ملزم نے اعتراف کیا کہ اس نے سونے کی چین فروخت کر کے رقم خرچ کر دی ہے۔ ملزم کو مزید تفتیش کے لیے ریلوے پولیس ناندیڑ کے حوالے کر دیا گیا۔

مورخہ 28 فروری 2026 کو اسے جوڈیشل مجسٹریٹ فرسٹ کلاس (JMFC)، ناندیڑ کی عدالت میں پیش کیا گیا جہاں عدالت نے چوری شدہ مال کی برآمدگی کے لیے پولیس کسٹڈی (PCR) منظور کر لی ہے۔ مزید تحقیقات جاری ہیں۔

3) چھترپتی سمبھاجی نگر اسٹیشن پر عادی جیب تراش گرفتار

چھترپتی سمبھاجی نگر ریلوے اسٹیشن (CPSN) پر CIB ناندیڑ، آر پی ایف چھترپتی سمبھاجی نگر اور ریلوے پولیس کی مشترکہ ٹیم نے پلیٹ فارم نمبر 01 پر خفیہ نگرانی کے دوران ایک عادی جیب تراش کو گرفتار کیا۔ اس کے قبضے سے 10,300 روپے نقد پر مشتمل چوری شدہ بٹوہ برآمد کیا گیا جو بعد میں متعلقہ مسافر کو واپس کر دیا گیا۔ ملزم کو مزید قانونی کارروائی کے لیے ریلوے پولیس چھترپتی سمبھاجی نگر کے حوالے کر دیا گیا ہے اور اس کے خلاف BNS-2023 کے تحت مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ یہ مربوط اور فوری کارروائیاں ریلوے انتظامیہ کی جانب سے مسافروں کے خلاف ہونے والے جرائم کے حوالے سے صفر برداشت (Zero Tolerance) پالیسی کو واضح کرتی ہیں اور ناندیڑ ڈویژن میں آر پی ایف کی محفوظ اور پرامن ریلوے سفر کو یقینی بنانے کی مضبوط وابستگی کو ظاہر کرتی ہیں۔ مسافروں سے اپیل کی جاتی ہے کہ وہ محتاط رہیں اور کسی بھی مشتبہ سرگرمی کی اطلاع فوری طور پر آر پی ایف ہیلپ لائن نمبر 139 پر دیں یا قریبی آر پی ایف اہلکار سے رابطہ کریں۔

مشرقِ وسطیٰ کی کشیدہ صورتحال: بھارت کی جانب سے ممالک میں مقیم شہریوں کے لیے سکیورٹی ایڈوائزری جاری

نئی دہلی: مشرقِ وسطیٰ اور اس کے اطراف کے بعض ممالک میں پیدا ہونے والی کشیدہ علاقائی صورتحال کے پیشِ نظر حکومتِ ہند کے متعلقہ سفارت خانوں نے وہاں مقیم بھارتی شہریوں کے لیے سکیورٹی ایڈوائزری جاری کی ہے۔ اس سلسلے میں حکومت نے اپیل کی ہے کہ فلسطین (رام اللہ)، قطر (دوحہ)، سعودی عرب (ریاض)، اسرائیل (تل ابیب)، ایران (تہران)، عراق (بغداد)، کویت، بحرین، عمان (مسقط)، اردن اور متحدہ عرب امارات (ابوظہبی) میں رہائش پذیر تمام بھارتی شہری محتاط رہیں، غیر ضروری نقل و حرکت سے گریز کریں اور مقامی انتظامیہ کے ساتھ ساتھ بھارتی سفارت خانوں کی جانب سے جاری ہدایات پر عمل کریں۔ حکومت نے مزید کہا ہے کہ کسی بھی ہنگامی صورتحال میں متعلقہ ملک میں موجود بھارتی سفارت خانوں کے 24 گھنٹے فعال ہیلپ لائن نمبروں پر رابطہ کیا جائے۔ سفارت خانے مسلسل صورتحال پر نظر رکھے ہوئے ہیں اور وقتاً فوقتاً ضروری ہدایات جاری کر رہے ہیں۔ ادھر حکومتِ مہاراشٹر کی جانب سے بیرونِ ملک مقیم ریاست مہاراشٹر کے شہریوں سے اپیل کی گئی ہے کہ وہ امن و ضبط کا مظاہرہ کریں، سرکاری ہدایات پر عمل کریں اور ضرورت پڑنے پر فوری طور پر بھارتی سفارت خانے سے رابطہ کریں۔ حکومت مہاراشٹر نے واضح کیا ہے کہ وہ شہریوں کی سلامتی کے معاملے میں پوری طرح مستعد ہے اور حکومتِ ہند اور متعلقہ سفارت خانوں کے ساتھ رابطہ میں رہ کر صورتحال پر مسلسل نظر رکھے ہوئے ہے۔

ہنگامی رابطہ تفصیلات

رملہ (فلسطین): فون: +970592916418

ای میل: repoffice@mea.gov.in / cons.ramallah@mea.gov.in

دوحہ (قطر): فون: 55647502-00974

ای میل: cons.doha@mea.gov.in

ریاض (سعودی عرب): فون: 4884697-11-966-00

واٹس ایپ: 542126748-966-00

ٹول فری: 1234247800

ای میل: cw.riyadh@mea.gov.in

تل ابیب (اسرائیل): فون: +972-54-9722711 / 2428378-54-972+

ای میل: cons1.telaviv@mea.gov.in

تہران (ایران): فون: +989128109115 / 989128109109+ / 989128109102+ / 989932179359+

ابوظہبی (متحدہ عرب امارات): ٹول فری: 46342-800

واٹس ایپ: +971543090571 ای میل: pbsk.dubai@mea.gov.in / ca.abudhabi@mea.gov.in

کویت: فون: +96565501946۔

ای میل: community.kuwait@mea.gov.in

بحرین: فون: 39418071-00973

مسقط (عمان): ٹول فری: 80071234

واٹس ایپ: +96898282270

ای میل: cw.muscat@mea.gov.in / cons.muscat@mea.gov.in

اردن: فون: 276422770-00962

بغداد (عراق): فون: +1185651771964 / +4899770444964

ویب سائٹ: eoibaghdad.gov.in

ای میل: cons.baghdad@mea.gov.in / cons1.baghdad@mea.gov.in / pol.baghdad@mea.gov.in

پربھنی میں نئے منصوبہ بندی بھون کی عمارت کا سنگ بنیاد ضلع کی ترقی کو نئی سمت ملے گی

پربھنی: ضلع کلکٹر دفتر کے احاطے میں تعمیر کیے جانے والے نئے منصوبہ بندی بھون کی عمارت کا سنگ بنیاد ریاستی وزیر برائے صحتِ عامہ و خاندانی بہبود، پانی کی فراہمی و صفائی، توانائی، خواتین و اطفال کی بہبود اور ضلع کی نگراں وزیر ساکورے مہگھنا بورڈیکر کے ہاتھوں رکھا گیا۔ اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ضلع پربھنی کی تیزی سے بڑھتی ہوئی آبادی اور انتظامی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے ایک علیحدہ منصوبہ بندی عمارت کی اشد ضرورت تھی۔ انہوں نے کہا کہ یہ عمارت ضلع کی آئندہ ترقی کے لیے نئی سمت متعین کرے گی اور ترقیاتی کاموں کو مزید رفتار ملے گی۔ تقریب میں ضلع کلکٹر سنجے سنگھ چوہان سپرنٹنڈنٹ آف پولیس پردیسی رویندر سنگھ، ضلع پریشد کی چیف ایگزیکٹو آفیسر نیشا ماتھور، میونسپل کمشنر تنین نارویکر، ایڈیشنل ضلع کلکٹر سوبھا دیوی، رہائشی ڈپٹی کلکٹر انور ودھ اور ضلع منصوبہ بندی افسر اومیش واگھمارے سمیت مختلف محکموں کے افسران اور ملازمین بڑی تعداد میں موجود تھے۔ وزیر موصوفہ نے مزید کہا کہ اس جدید اور مکمل سہولیات سے آراستہ عمارت کی تعمیر کے بعد ضلع منصوبہ بندی کمیٹی اور متعلقہ محکموں کو بہتر دفتری جگہ میسر آئے گی۔ اس کے نتیجے میں ضلع کے ترقیاتی منصوبوں کی منصوبہ بندی، بجٹ کی تقسیم، منصوبوں کی جانچ اور ان پر عمل درآمد زیادہ مؤثر انداز میں ممکن ہو سکے گا۔ تقریب کے آغاز میں ایگزیکٹو انجینئر پرشانت کورین نے تمہیدی کلمات پیش کیے، جبکہ مختلف سرکاری محکموں کے افسران اور ملازمین بھی اس موقع پر موجود تھے۔

کمسن طالبہ عائشہ مرزا کا پہلا روزہ

ناندیڑ حیدرآباد: 2 مارچ (راست) ماہِ مبارک رمضان کی روح پرور ساعتوں میں کمسن طالبہ عائشہ مرزا بنت مرزا احمد علی بیگ نے اپنا پہلا روزہ رکھ کر اہل خانہ کو خوشی سے سرشار کر دیا۔ عائشہ مرزا جماعت سوم کی متعلمہ ہیں اور School International Insight، شیخ پیٹ، حیدرا?باد میں زیرِ تعلیم ہیں۔ عائشہ کے والد مرزا احمد علی بیگ سافٹ ویئر انجینئر ہیں اور فی الوقت حیدرا?باد میں مقیم ہیں۔ بچی نے نہایت شوق اور عقیدت کے ساتھ روزہ مکمل کیا جس پر گھر میں دعاو?ں اور مبارک باد کا سلسلہ جاری رہا۔ بزرگوں نے عائشہ کو نیک تمناؤں سے نوازتے ہوئے اس کے روشن مستقبل کے لیے خصوصی دعا کی۔ عائشہ مرزا، جناب توفیق مرزا اور محترمہ سلمہ بیگم (موظف صدر معلّمہ، نوبل پرائمری اسکول، ناندیڑ) کی رشتہ میں پوتی ہیں، جبکہ وہ وحید خان صاحب کی نواسی بھی ہیں۔ علاوہ ازیں مرزا عتیق بیگ، سینئر سافٹ ویئر انجینئر، ریڈنگ سٹی، لندن (یو کے) کی برادر زادی ہیں۔ اس بابرکت موقع پر خاندان کے افراد نے اس امید کا اظہار کیا کہ نئی نسل دینی اقدار سے اسی طرح وابستہ رہے اور عبادات میں دلچسپی لیتے ہوئے اسلامی تعلیمات کو اپنی زندگی کا حصہ بنائے۔

بھارتی ایچی نے عوام پر مبنی تعاون کو فروغ دینے کے لیے بنگلہ دیش کے وزراء سے ملاقات کی

ڈھاکہ۔ 2 فروری۔ ایم این این۔ ہندوستانی ہائی کمشنر پرنائے ورما نے بنگلہ دیش کے وزیر داخلہ صلاح الدین احمد سے ملاقات کی اور دونوں ممالک کے درمیان سیکورٹی تعاون سمیت مشترکہ دلچسپی کے دو طرفہ امور پر تبادلہ خیال کیا۔ ہائی کمشنر نے بعد میں بنگلہ دیش کے وزیر برائے قانون، انصاف اور پارلیمانی امور، محمد اسد الزماں سے بھی ملاقات کی۔ ان ملاقاتوں کے دوران، ہائی کمشنر نے بنگلہ دیش کی نئی حکومت کے ساتھ مل کر کام کرنے کے لیے ہندوستان کی رضامندی سے ا?گاہ کیا تاکہ باہمی مفاد، باہمی فائدے اور باہمی احترام پر مبنی تمام شعبوں میں عوام پر مبنی تعاون کو مضبوط کیا جا سکے۔ یہ بات چیت ہندوستان کی بنگلہ دیش کی نئی حکومت کے ساتھ تعلقات استوار کرنے کی اپنی خواہش کے پہلے اظہار پر مبنی ہے، جیسا کہ پرنئے ورما نے 22 فروری کو کہا تھا۔

گجرات میں 1.28 لاکھ کروڑ روپے کے ریل پروجیکٹ زیر تعمیر

گاندھی نگر۔ ?2 مارچ۔ ایم این این۔ گجرات کو ریلوے کی ترقی کے لیے اس سال کے مرکزی بجٹ میں 17,366 کروڑ روپے مختص کیے گئے ہیں۔ گاندھی نگر کے مہاتما مندر میں گجرات سیمی کنیکٹ کانفرنس-2026 کے افتتاح کے بعد خطاب کرتے ہوئے ریلوے کے مرکزی وزیر اشونی وشنو نے کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت میں پورے ہندوستان میں ریلوے کا بنیادی ڈھانچہ تیزی سے تبدیلی سے گزر رہا ہے۔ انہوں نے کہا، "گجرات میں ریلوے کی جامع ترقی کے لیے مرکزی حکومت کے تاریخی فیصلوں کے نتیجے میں، ریاست میں نقل و حمل اور رابطے کا ایک نیا دور شروع ہوا ہے"۔ ویشنو نے کہا کہ 2009 اور 2014 کے درمیان یو پی اے حکومت کے دوران، گجرات کو ریلوے کی مختص میں سالانہ 589 کروڑ روپے ملے۔ "اس کے مقابلے میں، موجودہ حکومت نے اس سال گجرات کے لیے 17,366 کروڑ روپے مختص کیے ہیں، جو کہ ایک ریکارڈ توڑ بجٹ ہے،" انہوں نے کہا کہ کئی گنا اضافے سے ریاست کے ریل نیٹ ورک کو جدید بنانے اور مسافروں کی سہولیات کو بڑھانے میں مدد ملے گی۔ انہوں نے کہا کہ گجرات میں فی الحال 1.28 لاکھ کروڑ روپے کے ریلوے منصوبے زیر تکمیل ہیں۔ امرت اسٹیشن اسکیم کے ایک حصے کے طور پر، ریاست میں 87 اسٹیشنوں کو عالمی معیار کی سہولیات کے طور پر دوبارہ ترقی کے لیے منتخب کیا گیا ہے، جن میں سے 21 مکمل ہو چکے ہیں۔

ممبئی میں دینی و عصری تعلیم کا حسین امتزاج

رمضان کے بابرکت ایام میں نوجوانوں کی نمایاں پیش رفت

ممبئی: 2 مارچ (یو این آئی) عروس البلاد ممبئی میں ماہِ رمضان کے دوسرے عشرے کے اختتام کے ساتھ ہی چھ اور دس روزہ تراویح کے ادوار بھی مکمل ہو چکے ہیں۔ شہر کی مساجد میں روح پرور مناظر دیکھنے کو ملے جہاں نوعمر حفاظِ کرام نے خوش الحانی سے قرآنِ کریم سنا کر سامعین کے دل موہ لیے۔ اسی روحانی فضا کے ساتھ ایک اور مثبت رجحان نمایاں ہو رہا ہے — دینی اور عصری تعلیم کا حسین امتزاج، جو ممبئی سمیت پورے مہاراشٹر میں تیزی سے فروغ پا رہا ہے۔ گزشتہ چند برسوں میں ممبئی میں سرکاری منظوری کے تحت متعدد اسلامی اسکولوں کا قیام عمل میں آیا ہے، جہاں عصری مضامین کے ساتھ ساتھ دینی تعلیم کا بھی باقاعدہ نظم ہے۔ ان اداروں میں اردو زبان کو بطور مضمون شامل کیا گیا ہے، جب کہ حفظِ قرآن اور عالم و عالمہ کورسز بھی نافذ ہیں۔ اس تعلیمی ماڈل نے مسلم گھرانوں میں ایک نئی فکری بیداری پیدا کی ہے۔ والدین اب اپنے بچوں کو صرف ڈاکٹر، انجینئر یا تاجر بنانے پر اکتفا نہیں کر رہے بلکہ انہیں دینی شعور اور مذہبی اقدار سے بھی آراستہ کرنا چاہتے ہیں۔ یہ رجحان صرف اسلامی مدارس یا اسکولوں تک محدود نہیں رہا بلکہ عام اسکولوں اور کالجوں میں زیرِ تعلیم طلبہ بھی اپنی عصری تعلیم کے ساتھ ساتھ دینی تعلیم حاصل کرنے میں دلچسپی لے رہے ہیں۔ ممبئی جیسے مصروف اور ترقی یافتہ شہر میں یہ تبدیلی ایک خوش آئند علامت سمجھی جا رہی ہے۔ تعلیمی ماہرین کے مطابق اس امتزاج سے نوجوان نسل میں خود اعتمادی، اخلاقی پختگی اور سماجی ذمہ داری کا احساس مضبوط ہو رہا ہے۔ اسی مثبت رجحان کی ایک نمایاں مثال معروف سماجی شخصیت ڈاکٹر عمران صابر شیخ کے دو صاحبزادے ہیں، جنہوں نے عصری اور دینی تعلیم کو یکجا کر کے ایک مثالی راستہ اختیار کیا ہے۔ بڑے صاحبزادے محمد سَع?دان عمران شیخ کی پرورش ممبئی ہی میں ہوئی۔ انہوں نے للل اینجل ہائی اسکول سے ثانوی تعلیم مکمل کرنے کے بعد ایک مقامی کالج سے بی ای (بیچلر آف الیکٹرانکس اینڈ ٹیلی کمیونیکیشن انجینئرنگ) کی ڈگری حاصل کی۔ انجینئرنگ جیسے مشکل اور وقت طلب شعبے میں تعلیم حاصل کرنے کے ساتھ ہی وہ دینیات کے زیرِ اہتمام ایک مدرسہ میں حفظِ قرآن کی تکمیل میں مصروف ہیں۔ امسال رمضان المبارک میں محمد سَع?دان نے نوجوانوں اور بچوں کی تراویح جماعت میں قرآنِ کریم سنا کر اپنی دینی وابستگی اور محنت کا عملی ثبوت پیش کیا۔ اہلِ محلّہ اور اساتذہ نے ان کی اس کاوش کو بے حد سراہا اور اسے نئی نسل کے لیے قابلِ تقلید مثال قرار دیا۔

انجینئرنگ کی ڈگری کے ساتھ حفظِ قرآن کا سفر اس بات کی دلیل ہے کہ اگر عزم مضبوط ہو تو عصری اور دینی علوم کو یکجا کرنا ناممکن نہیں۔ ڈاکٹر عمران صابر شیخ کے دوسرے صاحبزادے مفتی محمد ایان عمران شیخ نے بھی تعلیمی میدان میں متنوع کامیابیاں حاصل کی ہیں۔ انہوں نے دارالعلوم اشرفیہ عربیہ سے افتاء کی تکمیل کی، جب کہ ممبئی یونیورسٹی سے بی کام (گریجویشن) مکمل کیا۔ اس سے قبل وہ دارالعلوم مظاہر العلوم سے تفسیرِ قرآن کی تعلیم بھی حاصل کر چکے ہیں، جو علمی و دینی میدان میں ایک نمایاں مرحلہ سمجھا جاتا ہے۔ مزید برآں انہوں نے حکومتِ ہند کے زیرِ اہتمام منعقدہ ڈپلومہ کورس اِن فنکشنل عربک کامیابی سے مکمل کیا، جس سے ان کی لسانی مہارت میں اضافہ ہوا۔ جدید تقاضوں سے ہم آہنگ رہنے کے لیے انہوں نے حکومتِ مہاراشٹر کے زیرِ اہتمام ایم ایچ سی ای ٹی کمپیوٹر امتحان بھی کامیابی سے پاس کیا۔ فی الحال وہ دینیات مدرسہ سے حفظِ قرآن کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں، جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ انہوں نے علم کے ہر پہلو کو اپنانے کا عزم کر رکھا ہے۔ ماہرین تعلیم کے مطابق اس نوعیت کی مثالیں معاشرے میں ایک مثبت پیغام دیتی ہیں۔ ایک طرف عصری علوم میں مہارت نوجوانوں کو معاشی طور پر مستحکم بناتی ہے تو دوسری طرف دینی تعلیم ان کے کردار اور اخلاق کو مضبوط بنیاد فراہم کرتی ہے۔ یہی توازن مستقبل میں ملت کے لیے باوقار قیادت اور باصلاحیت افرادی قوت تیار کر سکتا ہے۔ ممبئی اور مہاراشٹر کے دیگر شہروں میں ہزاروں مسلم نوجوان اسی راستے پر گامزن ہیں۔ وہ کالجوں اور یونیورسٹیوں میں اعلیٰ تعلیم حاصل کرتے ہوئے مدارس اور دینی مراکز سے بھی وابستہ ہیں۔ رمضان المبارک کے بابرکت ایام میں جب یہ نوجوان تراویح میں قرآن سناتے یا دینی خدمات انجام دیتے نظر آتے ہیں تو یہ منظر اس بات کا ثبوت بن جاتا ہے کہ جدید تعلیم اور دینی شعور ایک دوسرے کی ضد نہیں بلکہ تکمیل ہیں۔ سماجی حلقوں کا کہنا ہے کہ اگر یہ رجحان اسی طرح فروغ پاتا رہا تو آنے والے برسوں میں ایک ایسی نسل سامنے آئے گی جو علم، اخلاق اور پیشہ ورانہ مہارت — تینوں میدانوں میں نمایاں ہوگی۔ ممبئی کی سرزمین پر پروان چڑھنے والا یہ تعلیمی ماڈل نہ صرف مہاراشٹر بلکہ ملک کے دیگر حصوں کے لیے بھی قابلِ تقلید بن سکتا ہے۔

پرنٹر، پبلیشر، پروپرائٹر محمد تقی نے علینہ پرنٹرس اسماعیل مارکیٹ، چوک بازار ناندیڑ 431604 سے طبع کر کے 229-6-4، بڑی درگاہ، گاڑی پورہ ناندیڑ 431604 سے شائع کی؟۔ ایڈیٹر: محمد نقی *(*پریس اینڈ رجسٹریشن آف بکس ایکٹ 1867 کے مطابق اخبار میں شائع خبروں اور دیگر مشمولات کے لئے ذمہ دار)

Printed,published and owned by Mohammad Taqui .Printed at Aleena Printers,Ismail Market,Chowk Bazaar, Nanded-431604 and published at 4-6-229,Badi Dargah,Gadipura, Nanded-431604. Editor:Mohammad Naqui

POSTAL RGN.NO.NND/303/2024-2026 Mobile 8055362952-9325610858 Office: 2nd Floor, Ismail Market,Chowk Bazaar Nanded

کسی بھی قابل اعتراض تحریر کیلئے قانونی چارہ جوئی صرف ناندیڑ کی عدالت میں ہوگی۔